

Stimulus Plan) کے تحت اسے روزگار کے پانیدار موقع پریدا کرنے کے لئے کارکے طور پر اعتماد کیا جا رہا ہے منصوبے کے تحت پہلے مرحلے میں ملک پندرہ بیشل پارک بنانے پر بھی کام کیا جائے گا۔ لیکن اس طرح کی سرگرمیاں یہ بھی بتائی ہیں کہ پاسیداری کے حوالوں کے لئے تجدید و کوششیں کس عدالت کی جاری ہیں۔

اصل میں آپ کو پاکستان میں سرکاری اور بھی شعبے کے متعلق فریقون کی طرف سے کوئی اجتماعی اقدام دیکھنے کو نہیں ملتا اور پاکستان سے باہمی ملکوں میں کسی حد تک موقع یہ ہے کہ پاسیداری خادمِ قبائل کی آجائے گی۔ کوڈ-19 نے ماحول کے بعض پہلوؤں پر مشتمل اثر دھایا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پاسیداری آئی ہے۔ پاسیداری، بیکی فتنی پر بینتی اقدام کی صورت میں ہوئی چاہئے، ایسا اقدام جو اپنے مزاج کے اعتبار سے جھوہری ہو۔

1.5 درجے تک کی کافی سفر تکمیلی طور پر منزل سے ہمکار ہو سکتا ہے لیکن اس کے پچھے جو عوامل کار فرمائیں، وہ بہت بڑے پیمانے پر تبدیلیوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ میلن ٹری سوانحی ہو یا سی ایس آئی سرگرمیاں، میلان میں سائیکلوں کے لئے راستے بنانے کی بات ہو یا C4 0 میزز کے وعدے، یا اس طرح کی دیگر سرگرمیاں، یہ سب بہت اچھی باتیں ہیں۔ ان سے بحث شروع کرنے اور اگاہی پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ لیکن اپنے طور پر تو یہ لوگ درج حرارت کی سوئی کو 1.5 درجے کی راہ پر نہیں ڈال دیں گے۔

پاکستان اور دیگر ممالک جب تک ماحول کے مسائل اور گردشی معیشت کو افراطی کی حکمت عملیوں میں مرکزی جیتیں دیں گے، ادھر اُدھر، پاسیداری کے جو اقدامات ہو رہے ہیں وہ عرض دیکھنے کی حد تک اچھے لئے والے اور تعقات عامہ بہتر بنانے کے اقدامات ہوں گے۔ لہذا، ماحولیات کو افزائش کے عمل میں مرکزی جیتیں دینے کے لئے موقع کی تبدیلی دیتے تو دنیا کے ہر ملک میں ایک بڑا جلخ ہے لیکن پاکستان میں یہ اس سے بھی بڑا جواباً ہے کیونکہ یہاں پالیسی ساختلوں پر رواتی میکرو اکنامک موقع رکھنے والوں کا سایہ ہے۔

پھر ریاست اور معاشرے کے بھی اس بات پر قائل کرنا تائی بڑا جلخ ہے کہ ٹیکنالوجی سے مسائل حل تو ہو جاتے ہیں لیکن یہ ہوتا ہی کی پانی نہیں ہے۔ کوڈ-19 کی بدولت ان مشکلات کو دور کرنے کا ایک موقع، ایک امید پیدا ہو گئی ہے لیکن موقع ہو یا امید، یہ حکمت عملی کا کام نہیں دیتے۔ ماحول کی پاسیداری اور موسمیاتی تبدیلی سے ہونے والے ماحولیاتی، معاشری اور سماجی انتظامات کی ثابت میں کمی لاما تھا مل تو پاکستان کا فیصلہ سنیا ہے۔ ملک کے جو ایک ایسے ملک کے لئے افسوس ناک حقیقت ہے جس کا شمار موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہونے والے سرفہرست ممالک میں ہوتا ہے۔ جب یہ مسئلہ فیصلہ کیا ہے تو اس بن جائے گا تو اس دن ہم واقعی کچھ امید رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

وقت زیادہ تر کار پوری شنز پاکستانی سال ختم کرنے کی تیاریاں کرنے لگی تھیں کہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر یہ نہیں ہو سکتی ہوں گے یہ شعبہ تو فرست کے اوقات کی مصروفیت سمجھا جاتا ہے!

بہت سی کار پوری شنز کے بورڈ کے اجلسوں کا یہاں شروع ہو رہا ہے اور ہو سکتا ہے اس کے بعد وہ اپنی کاروباری سرگرمیوں کو سبز پائیدار طریقوں کی جانب منتقل کرنے کے کمی اقدامات کا اعلان کریں۔ لیکن تھا عالم بڑی حد تک وہ اس معاملے میں غاموش دکھائی دیتی ہیں۔ بھیں سے کوئی ایسی اہمیت دھائی نہیں دیتی، یہاں تک کہ کوئی اشارے بھی نظر نہیں آتے کہ کار پوری شعبہ پاسیداری کے حوالے سے کوئی وعدے وعید کرے۔ فی الحال تو ہر طرف سے نیکس ٹو ٹیول اور سب میزیز کی باتیں سننے میں آری ہیں۔

جو تو یہ ہے کہ بعض کار پوری شنز نے اپنی سماجی ذمہ داری بھتی تی ایس آر کے تحت ایسے مخصوصوں پر اخراجات کم کر دیتے ہیں یا بالکل روک دیتے ہیں جو اوقام تحد کے پاسیدار ترقیاتی مقاصد سے ہم آہنگ ہیں۔ یہاں ان کار پوری شرز کے نام لینے والیں برائی کا جملہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ اصل بات یہ ہے کہی ایس آر کی رقم کافی زیادہ ہوتی ہیں (غاس طور پر ان رقم کے مقابلے میں بھتی ماحول کی پاسیداری پر خرچ کرنے کی ضرورت ہے)، لیکن ان اخراجات میں کمی سے ناٹھر ہوتا ہے کہ کاروباری اداروں کی ترجیحات کی میں جو کوئی ایسی کار اس فارمین اور تکمیلیت مجموعی معاشرے کی ترجیحات کیا ہیں۔

مجموعی طور پر پاکستانی صارف موسمیاتی تبدیلی اور پاسیداری سے متعلق مسائل سے آگاہ ہی نہیں ہے۔ اکتوبر 2019 میں گلپ پاکستان کے ایک قومی سروے سے سامنے آیا کہ نصف سے زائد پاکستانیوں کے قول وہ موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں جانتے ہیں، جن میں سے ایک تباہی اس کے بارے میں کافی زیادہ معلومات رکھتے ہیں جبکہ باقی کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔

بعض شواہد بتاتے ہیں کہ جو لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں وہ بھی اسے نظر انداز کرتے ہیں: شایدی عادات کے مارے پا یا چرا اس لئے کہ بھیجیت مجموعی طرز میں ایسی بھتی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ موسمیاتی تبدیلی پر کوئی رائے بھی نہیں دی جاتی جس کا اندازہ ان مسائل پر میڈیا کی غاموشی سے بھی لا جایا سکتا ہے۔ سیاسی تاک شرذہ کو دیکھ لیں، بھیں پاسیداری کا ذکر سننے کو نہیں ملتا۔ جبکہ کاروباری چیمبرز اور انجمنوں کے ایجاد میں بھی اسے کہیں جا نہیں دی جاتی۔

موسمیاتی تبدیلی پر سب سے بڑی پیشہ فرست شاید حکومت کی طرف سے دھکائی گئی ہے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے دس ارب درخت لائن کی مہم پہلے 2014 میں صوبہ خیبر پختونخوا کی جانب سے میلن ٹری سوانحی مہم کی شکل میں شروع کی گئی اور اب کوڈ-19 کے دوران اس میں ایک تینی قوت پسیدا کی گئی ہے اور ”گرین سٹیلسل پلان“ (Green

کی کامیابی کے بارے میں تینیں سے واقعی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر یہ کامیاب ہو جی بھی تھی میں تو ڈر ہے کہ ماہول کو اس کی بھاری قیمت چکانا پڑے گی کیونکہ تجویز کی تغیریاں سمجھی صورتوں کے لئے نیشنل ان سیمین ایڈڈ ڈسپیچ پہنچی نے، بھی کی پیداواری استعداد میں تو سچ کا جو تازہ ترین منصوبہ Indicative Generation Capacity Expansion

Plan 2047 میں دوسرے بیانیکی پر بنیاد پر پن بیانیکی کے بیانے کو ملے سے بننے والی نکلی کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

یہ بھی تھا ہے کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو ڈوڈ-19 سے متعلق سرمایہ کاری کی جو سہولیات پیش کر رہا ہے وہ ماہولیاتی لمحاتے لع پس پائیدار سرگرمیوں مثلاً رعنی تفصیلات کم کرنے میں مدد دیتے ہیں کے لئے تو لڈ سوچ سہولیات اور سیالی میں یہی کاروباری سرگرمیوں کے لئے بھی استعمال کی جائیں گی۔ لیکن کیا کوڈ-19 سے متعلق سرمایہ کاری کی ان سہولیات کو ماہولیات پائیداری سے مشروط کیا گیا ہے؟ جواب ہے نہیں۔ 2017 میں مرکزی بینک نے سہ زیادہ کاری کے لئے زہما اصول باری کئے تھے لیکن نویعت کے اعتبار سے انہیں اپنا نے کافی مدد شاکرا ادا نہیں دیا۔ اور سوائے کمی ایک آدھ پچھرے کے، آپ لا کوکوش کر لیں آپ کو ان زہما اصولوں میں ایسی کوئی عدمیہ مثال نہیں ملتی جس پر بینگ کر اور دی عمل کر رہی ہو یا اس موضوع پر کوئی بحث ہی ہو رہی ہو۔

حکومت کی طرف سے بھی آپ کو کوئی عملی اقدامات دیکھنے کو نہیں منت جن کے بارے میں آپ کہہ سکیں کہ تو انہی کے عمدہ اعتماد، ششی تو انہی کی پیداوار، شہری کاشت کاری، سہرا کاغذ سازی وغیرہ کے لئے کوئی ایسی بھر پوکوشیں کی جا رہی ہیں جن سے کوڈ کے بعد پائیداری محیث استواری کی جاسکے۔ اس کے عکس حکومت لا یئٹاک کی صفت کو بہتر بنانے کی رائی تلاش کر رہی ہے تاکہ ڈیری اور گوشش کی بہتر قدر والی صنوعات برآمد کی جاسکیں۔

پاکستان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں سب سے زیادہ مویشی میں لا یئٹاک کی صفت کو ایک ایسے وقت پر مزید ترقی دینے کی کوششیں، جب مویشیوں کے اعتبار سے دنیا کے بڑے ممالک لیبارٹری میں اور پاؤں سے گوشت حاصل کرنے کے طریقوں پر تحقیق میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں: شایدی غلاد ہو گا لیکن اس سے یہ وظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی ریاست اور معاشرے کے ندیک یہ کتنی غیر متعلقہ سیاست ہے کہ دنیا بھر میں جانداروں سے ہونے والے گرین باؤس گیوں کے اخراج میں مویشیوں اور دیگر لا یئٹاک کا حصہ تقریباً 15 فیصد ہے۔

شاید پاسیداری کے بارے میں موقع بچار سامان تھیں میں شمار ہوتی ہے جس کے تخلی صرف دا امیر لوگ ہو سکتے ہیں جن کی میسیز ووں پر انواع واقلم کے کھانے بھتی ہیں۔ کم از کم خواہ اور بھتی شعبہ کوئی لے لیں، فی خاموشی میں اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے۔ بھتی شعبہ کوئی لے لیں، فی الحال یہ بتانا تو قبیل از وقت ہو گا کہ پاکستان میں بھتی شعبہ پاسیداری کی جانب قدم بڑھانے کے لئے کوڈ-19 سے کوئی فائدہ احتamat ہے۔ واہری جس وقت پھیلنا شروع ہوا اور اس کے تیج میں لا کڈ ڈاؤن ہوا، اس

ماحول کی پائیداری اور صوبائی حکومتوں کا کردار

اسے کاپینہ کی سطح کی وزارت موسمیاتی تبدیلی کی باقاعدہ شکل دے دی گئی۔ قومی ماحولیاتی پالیسی 2005 میں وضع کی گئی جس نے ماحول سے متعلق ندشات کے ازالہ اور ماحولیاتی وسائل کے عدمہ و موثر استعمال کے لئے رہنمای اصول مہیا کئے۔ 2012 میں موسمیاتی تبدیلی پر قومی پالیسی (این سی ای پی) کی منظوری دی گئی جو بدلتے موسوں کے باعث پیدا ہونے والے مسائل کے ازالہ کے لئے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

اٹھار ہوں میں ترمیم اور ماحول کی مشکلات

کئی سال تک ماحولیات کا شعبہ آئین پاکستان کی کنکرٹ لٹ میں شامل رہا لیکن ماحولیاتی ایجمنٹ کے تعین اور اس پر عملدرآمد کا زیادہ تر کام وزارت ماحولیات انجام دیتی رہی۔ قانون کی دفعات کے نفاذ کی ذمہ داری اسلام آباد میں وفاقی ادارہ تحکم ماحولیات اور ہر صوبے میں تامغتحکم ماحولیات کے اداروں کے سپرد رہی۔ اٹھار ہوں میں ترمیم (2010) پاکستان کی آئندی تاریخ کا ایک اہم سنگ میں ہے جس کے تحت اختیارات پچلی سطح پر منتقل کر دیئے گئے جس سے امیقیتی کہ مسائل کے حل میں یقینی آئے گی اور مسائل جہاں میں، ان کے حل پر دو یہی کام ہو گا۔ ماحولیاتی امور پر کام کرنے کی ذمہ داری تکمیلی تحریری کی حد تک ہی، مرید یعنی یقینی ضلعی سطح پر منتقل ہو گئی۔ وفاقی ادارہ تحکم ماحولیات کے تمام اختیارات اور فرائض جہاں حقیقت میں اس نوعیت کے صوبائی اداروں کو تفویض نہیں کئے گئے، وہیں اصلاح کو ان کی تفویض کا کام اس سے بھی زیادہ دور از کار کی بات لگتی ہے جس میں کمی مشکلات حاصل ہیں۔ انسانی اور مالی و دنوں انتشار کے کمزور استعداد ماحول کی پائیداری یقینی بنانے میں رکاوٹ بھی ہوئی ہے۔

ماحول کے میدان میں قومی اور صوبائی سطح پر صورتحال پر نظر دوڑائیں تو کئی پالیسیاں موجود ہیں مثلاً قومی ماحولیاتی پالیسی (2005)، موسمیاتی تبدیلی پر قومی پالیسی (2012)، جنگلات پر قومی پالیسی (2015)، قومی آبی پالیسی (2018)، بجا بیان میں پینے کے پانی کی پالیسی (2011)، پنجاب ماحولیاتی پالیسی (2015)، غیر پکتوخوا موسمیاتی تبدیلی پالیسی (2016)، ہموگ پر قابو پانے کی پالیسی (2017)، پنجاب جنگلات پالیسی (مودہ 2018)، سندھ اور پنجاب میں موسمیاتی تبدیلی کی پالیسیاں (مودہ 2018)، پنجاب آبی پالیسی (2018) اور پنجاب

نمایاں کیا جس کا پہلے کوئی ذکر بھی سننے کو ملتا تھا۔ کمی سالوں تک ماحول کے شعبے کے ساتھی منصوبہ بندی کے بغیر، بر جمہہ سلوک کیا جاتا رہا۔ 1992 میں ماحول اور ترقی پر اقامت متحده کانفرنس (جنہیں یو کانفرنس یا ارتحا کانفرنس، کامن بھی دیا جاتا ہے) ایک اہم سنگ میں تھا جس نے ایک نئے دور کی راہ دھکائی جس میں ماحولیات کے اداروں، پالیسیوں، قواعد و ضوابط، پالیسیوں اور قابوں کی تبلیغ ہوئی اور کمیکلوں میں اس نے جو پکوئی اور پختہ شکل اختیار کی۔ پاکستان سمیت کئی ممالک نے اپنے ماحولیاتی اداروں، قابوں اور پالیسیوں کی ترویج شروع کر دی۔



حتاولیا

مینستر پالیسی تحسینیگر، وزارت منصوبہ بندی
برتری و خوبی اقدامات
سابق ڈائریکٹر پردو گرامز، لیسٹ پاکستان

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے جہاں ہر طرح کے ماحولیاتی زدن، چاہے پہاڑی سلسلے ہوں یا شمال کے گلیشیر، یا پھر جنوب کی سالی یعنی، سب موجود ہیں۔ یہاں قدرتی کی فراوانی جو ملک کی معماشی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان حالات میں متوازن معیاری افزائش، جس میں زراعت، لاپیٹاک تو انانکی اور صنعتیں سیستم تتمشک ہوں، ماحولیاتی پہلوؤں پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے، ہمارے قومی اور صوبائی ترقیاتی ایجمنٹ کی بنیادی خصوصیت ہوئی پاہنے۔ ماحولیاتی عوامل کو منصوبہ بندی اور عملدرآمد میں ختم کرنا ایک اہم پہلو ہے جسے پالیسی کے مکمل یا متعلقہ مکملوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ مضبوط منصوبہ بندی اور عملدرآمد وسائل کے حامل اور اسے ماحول کی سماقی اور وسائل کی پائیداری پر اس کے باہمی اخصار کے فلسفے کی پاسداری یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آبادی میں اضافے کے پیش نظر پائیدار اور اور تصرف ایک ایسا بنیادی معاملہ ہے جسے اپنے ملکی وسائل پر دباؤ کم کرنے کے لئے بھگنا ضروری ہے۔

پالیسیوں اور اداروں کا ارتقاء

ماحول کی پائیداری گزشتہ چند دہائیوں کے دوران ایک چیلنج کی شکل اختیار کچکی ہے۔ گزرے سالوں کے دوران اس پر کمی طرح کے پالیسی اقدامات کے جاتے رہے ہیں۔ 1972ء میں شاک ہوم میں ہونے والی انسانی ماحول پر اقامت متحده کانفرنس نے ماحول کے ایجمنٹ کو

ماحول کی پائیداری گزشتہ چند دہائیوں کے دوران ایک چیلنج کی شکل اختیار کچکی ہے۔ گزرے سالوں کے دوران اس پر کمی طرح کے پالیسی اقدامات کے جاتے رہے ہیں۔ 1972ء میں شاک ہوم میں ہونے والی انسانی ماحول پر اقامت متحده کانفرنس نے ماحول کے ایجمنٹ کو

انہکو عملی شکل دینے کی سرگزیوں میں مجکہ مقامی حکومت کی کو آرڈینشن میں پر شہریاً شائع میں کام کرنے والی کوں لوں اور انتظامیہ کے کدار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ صاف سربراہ پاکستان کے ایجنسیاں کو ماحولیات کے صوبائی مکھوموں کے ساتھ جوڑنے اور اسے باقاعدہ شکل دینے سے ایک ایسا موقع پیدا ہو سکتا ہے جس کی بدولت وفاق اور صوبوں کے درمیان اور صوبوں میں بھی طور پر شعبہ جاتی اشتراک عمل کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے۔ اس سے شہروں کے درمیان مقابله کی حوصلہ افزائی ہو گی جس میں تخفیف ماحولیات کے مختلف ادارے اور مجھے قائم ادارے کدار ادا کریں گے جس کی بدولت انہیں ایک مینڈیٹ ملے گا اور ماحول کی محنت اور پائیداری میں بہتری آئے گی۔

حالیہ عرصے کے دوران عظیہ دینے والے کئی اداروں نے ”بزرے کی واپسی“ کے لئے ”گرین ایکٹا ملک“ Green Economic Stimulus پر وزارت موسمیاتی تبدیلی کی معاونت کے وعدے نکے میں جس کے ساتھ ساقچہ ویڈیو چین (Value Chains) بنائے جائیں گے اور کرونا وائرس کے بعد میثاث کو آگے بڑھنے میں مدد اور جائے گی۔ صوبوں کے درمیان اشتراک عمل، جس میں وفاق بگرانی کا فریضہ انجام دے اور تخفیف ماحولیات کے مجھے عملدرآمد میں پیش پیش ریں، سے بزرداری معماش پیدا کرنے کے لئے بروقت اور مخصوص نویعت کی معاونت یقینی ہو جائے گی۔

اشتراک عمل: وقت کی ضرورت

ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی و پیچے شعبے میں جن کے لئے صحراوں کے پھیلاو، آلوگی، دلدلی علاقوں، فضائی، پانی کے معیار وغیرہ میں مہارت اور خصوصی نویعت کے علم کی ضرورت ہے۔ یہی ایک ادارے یا مجھے کی پیش اور استعداد سے باہر ہیں۔ موجودہ مالی گنجائش کو پیش نظر کئے ہوئے اشتراک عمل اور پارٹنر شپ، ماحولیاتی پائیداری کے لئے موزوں میکی مہارت پتیقی بنانے میں کلیدی جیشیت رکھتی ہیں۔ تجھیں اداروں، سول سوسائٹی اور خی شعبے کے ساتھ اشتراک عمل صوبائی مکھوموں کی دعوت اور رسانی بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ ابھرتے ہوئے مسائل پر مشتمل تجھیں، مشترکہ اقدامات کے لئے وسیع اور مختل甫 موضوعاتی شعبوں پر صوبوں کے درمیان پائی تعاون کی طرح کے وسیع تر مسائل کا احاطہ کرنے کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ بگ جگہ، چھوٹے چھوٹے ادارے بنانے اور وسیع اور مسائل شائع کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی ایک اعلیٰ پائے کام کریں ادارہ بنادیا جائے اور اس کی مہارت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

مالی گنجائش میں اشاغا

کرونا وائرس کی وجہ سے حکومت کو مسائل کی سلیکن مشکلات کا سامنا ہے۔ مالی گنجائش محدود ہے اور کرونا وائرس کے جوابی اقدامات کو ترقی چیز دی جا رہی ہے۔ ان رکاوٹوں کے پیش نظر گرین کامیٹ فنڈ (جی ای ایف)، گلوبن انوئنٹ فیصلی (جی ای ایف)، اڈا پیشن فنڈ (اے ایف)، کامیٹ او ٹسٹ فیصلی (جی ای ایف) اور سرمایہ لگانے والے اس طرح کے دیگر دولطہ اور کیفری قیمتی اداروں سے رابطہ کر کے ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے ایجنسیاں پر مدد اور مصالحتی شامل ہیں۔

اس کی تزویج اور انعام و اتفاقی ضروری ہے لیکن مسائل کی ترجیحی جیشیت کا تعین اور شعبہ جاتی مکھوموں کے اشتراک سے عملی منصوبہ بنندی بھی اتنی ہی تاکہ گزیر ہے۔ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کی دفاتری و صوبائی وزارتوں، مکھوموں اور شعبہ جاتی وزارتوں اور مکھوموں کے درمیان ریگولیز اور عملدرآمد کرنے والے کے کدار پر قصیلی تباہہ خیالات کے بعد اسے ایک واضح شکل دینا ہو گی۔ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی ایسے چیزیں جو کوئی شعبوں سے جوڑے میں اور کسی ایک وزارت یا مجھے کا مینڈیٹ کوئی پامعنی اڑاث مرت کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اسی طرح صوبوں کی سطح پر ایک دوسرے سے سیکھنے اور مل کر کام کرنے کے رہنمائی کو بھی مضبوط بنانا ہو گا اسکا کام کرنے کے لئے بھاجا سکے۔ مختلط شعبوں کے درمیان اور صوبوں اور وفاق کے درمیان پائی تھی روابط کا باقاعدہ شکل دینے کی ضرورت ہے جن میں ذمہ داریاں واضح طور پر طے شدہ ہوں۔

ماحولیات کے امور پر ایک ادارے کے لئے کوئی مکھوم بگرانی کرنے کے لئے قومی، صوبائی، ملکی، تحریکی اور یونین کوں کی سلسلہ پر اداروں کی استعداد مختصر بنانا ضروری ہے۔ بین الاقوامی کونوشن اور پرو ٹولز پر روپیں جمع کرنے کے لئے صوبوں کی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے جبکہ بھیجیت مجموعی روپوں کی تیاری وفاق کا کام ہے ترجیمات کے تعین، ڈیباکے حصول، رسمیاتی فرماں بگرانی اور روپنگ کے لئے صوبوں کے درمیان کو آرڈینشن کا نظام، ماحولیات پر کیفیتی بھیجوں سے پائیداری تیاری کی اسکے بین الاقوامی وعدوں کی پاسداری پر پورنگ کے لئے کلیدی جیشیت کا حامل ہے۔

ماحول کی پائیداری، مرکزی دھارے میں ماحولیاتی ایجنسیاں ایک پیچیدہ معاملہ ہے جسے آپ ایک وزارت یا مجھے میں نہیں سمیٹ سکتے، حتیٰ کہ بھی شعبوں اور بخرا فیاضی سرحدوں سے بھی مادر ہے۔ فضائی معیار، پینے کے پانی کا معیار، فاتوٹھیتی مواد، آلوہ، پانی، سالد ویٹ میکھنٹ، وباں، ڈی دل، سیلاپ، گلیشور جھیلوں سے پیدا ہونے والے بیلاپ، خشک مالی، گرمی کی ہر ہیں، اور سطح مندرجہ بندی، یہ سماں اور موسمیاتی تبدیلی کے تخلیق ہیں جو ہمیں کمبوٹی سطح پر دریافت ہیں لیکن ان کی شدت اور تو اتر صوبائی سطح پر ان کی ترجیحی جیشیت کا تعین کرتی ہے۔ کوئی ایک مسئلہ سب سے اہم مسئلہ نہیں ہو سکتا یونکہ ہر صوبے کا ماحولیاتی، اقتصادی اور سماجی مظہر نام اپنی بکھنٹ ہے جو اس کے مطابق لا جھ عمل اور فرمورک کا تقاضا کرتا ہے۔

ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کو شعبہ جاتی مکھوموں سے الگ تھنگ نہیں دیکھا جاسکتا۔ مسائل آپس میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، مثلاً سالد ویٹ میکھنٹ اور سوت، تو انی کا عمده اعتماد اور صنعت، پینے کا صاف پانی اور آلوگی، غرض یہ سلسلہ اس طرح بڑھتا جاتا ہے۔ روایتی طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی ایک کمزور وزارت رہی ہے جبکہ صوبائی سطح پر ماحولیات کے متعلقہ مجھے اپنے مدد دانی، مالی میکھنٹی و مسائل کے ساتھ اشتراک عمل کو بھی کیشی شعبہ جاتی اور بنیں۔

اس چلنگ کا جواب دینے کے لئے ایک کیشی شعبہ جاتی لا جھ عمل کی ضرورت ہے اور ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کو مرکزی دھارے میں لانا ہو گا۔ صوبائی سطح کی پالیسیوں میں موسمیاتی تبدیلی کو مرکزی دھارے میں لانا یا

سرکاری شعبے کے مالیہ اقدامات

وزیر اعظم پاکستان نے 2018 میں صاف سربراہ پاکستان تحریک کا آغاز کیا جس کا مقصود ماحول کی پائیداری کے پانچ اہم شعبوں پر کام کرنا ہے یعنی شجر کاری، سالد ویٹ میکھنٹ، یکوڈ ویٹ میکھنٹ یا خشان سوت، مکمل سینی پیشن اور پینے کا صاف پانی۔ اس تحریک کے تحت 2019 میں پاکستان گین گرین انڈس (جی ای ایف) اور سرمایہ لگانے والے اس طرح شعبوں کا کپورٹ انڈس ہے جس میں شہروں کی رینکنگ کے لئے 35 سے زائد اشارے نیئے شامل ہیں۔

آخری بات، پاکستان میں بھی شعبہ قدرے الگ تھلک اور لائق سارہا ہے جس کی سرگرمیاں کارپوریٹ وش روپا نسلیٰ (سی ایس آر) کے تحت برائے نامی معاونت تک محدود رہی ہیں اور وہ بھی زیادہ تکمیری ہوئی اور غیر مربوط ہیں۔ اس سلسلے میں بدفت پرمنی معاونت کی منکردیاں نکالی جائیں اور صوبوں کی مدد سے عملی منصوبے تیار کئے جائیں اور ان پر عمل کیا جائے۔ بعض صفتتوں نے تو نامی کے عمدہ استعمال اور افادیت پر کچھ کوششیں کی ہیں لیکن یہ مقامی سطح تک محدود رہی ہیں اور انہیں بڑے پیمانے پر پھیلانے کی سرگرمیاں محدود رہیں۔ یہاں اور پینکاری صفتتوں کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے کہ وہ موسمیاتی ظرارات پر یہاں اور سبز قرضوں کی سہولیات میں مدد دیں۔ بھی شعبے کی سرمایہ کاری میں مدد دینے کے لئے پاکی اور قومی رکاوٹوں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ سرمایہ اور بھی شعبے کے اشتراک سے نہ صرف وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے لئے عظیم دینے والے اداروں تک رسائی کی تھی را بیش کھلتی ہیں جن سے اس اشتراک عمل کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، بلکہ یہ صوبوں کے لئے بزر افراش کو اپانانے اور ماحول کی پاسیواری پیشی بنانے کے لئے ایک شاندار وعید بھی ہیں۔

ترقبی منصوبوں کو بھی موسمیاتی تبدیلی سے ہم آہنگ اور اس لحاظ سے سمارٹ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو پیشی بنایا جاسکے کہ سلاپ سے مقابله کی قوت اور توافقی کے عمدہ استعمال جیسے ماحولیاتی پہلوؤں کو منظر رکھا جائے۔

پیچے سے اوپر کی طرف جانے والی سوچ کے تحت بنائے جائیں اور ان میں مقامی تجزیوں اور ضروریات کو بنیاد بنا کیا جائے، جن میں صوبے پیش پیش ہوں تو مسئلے کو جو سے پکرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کی استعداد منبوط بنا ناضر وری ہو گیا ہے تاکہ وہ مضبوط تجارتی تیار کر سکیں جس میں وزارت موسمیاتی تبدیلی ہمتعاقہ قومی ادارے کی حیثیت سے ان کی زبانی کر سکتی ہے۔ وفاقی حکومت کو نہ صرف منصوبوں کی کارروائی آگے بڑھانے کے لئے ملکہ صوبوں کے ساتھ مل کر منصوبے بنانے کے نظام بھی وضع کرنا ہوں گے۔

صوبوں کے نقطہ نظر سے تحفظ ماحولیات کے مجموعوں کو چاہئے کہ وہ دیگر مجموعوں کی مشاورت سے سب کی شمولیت پر منی منصوبے وضع کرنے کے لئے شعبہ جاتی سوچ اپنائیں۔ ممالی تعاون کے لئے راستے موجود ہیں جہاں سے منصوبوں کی تیاری میں بھکنی و مالی معاونت حاصل کی جاسکتی ہے۔ لہذا، ان سے رابطہ کیا جانا پا جائے تاکہ عالمی مقابلوں میں کامیابی کے امکان کو بڑھایا جاسکے۔ اسی طرح بھی شعبے کے ترقیاتی منصوبوں اور سالانہ



© UNDP Pakistan

کوڈ-19 اور موسمیات: سول سو سائیٰ اور کوڈ-19



مالش خان

سول سو سائیٰ اور کوڈ-19

ہم موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی انحطاط کے دور میں رہ رہے ہیں جس میں دنیا گرم سے گرم تر ہو رہی ہے جس کے باقیوں جوانی یہماریوں اور صحت کی وباوں کے بھگنے کا خدش بھی بڑھ رہا ہے اس تو فوجوں کے تہذیب و تربیت اثرات سے منٹے کا واحد راستہ ہے ”پورا معاشرہ“، والی سوچ جو سو سائیٰ اور ایک آزاد کاردار کے طور پر اس کی خدمات کو پیش نظر کرتی ہے اور اس کو دی جانے والی لجناش کا استرام کرتی ہے کسی معاشرتی اقت سے منٹے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ صرف شمولیت پر مبنی طرزِ حکمرانی اپنا جائے اور عوای میدان میں تمام معلومات کو سامنے رکھتے ہوئے اسے زیر بحث لایا جائے بلکہ غاص طور پر بحکمران کے دنوں میں حقوق پر مبنی سوچ کی اہمیت کو بھی پیش نظر کھا جائے۔

پاکستان میں سول سو سائیٰ بیانی لحاظ سے تو فعال ہے لیکن دوسرے شعبوں میں کمزور ہے تختہ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے میدان میں اس کے اندر کمکوتی کے احساس اور ایجاد کے حوالے سے اجتنامی احساس ملکیت کی بھی پاتی جاتی ہے۔ چند ایک علی سرگرمیاں جو کچی حد تک غال خال ہیں، اس قدر باؤ بڑھانے کے لئے کافی نہیں کہ پایسی پر اثر دھکانے کے لئے محیتِ حامل کی جاسکے۔ بڑی حد تک یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے لئے و منفر گنجائش پیا کرنے میں ناکام رہی ہے جو اپنی بھروسہ استعداد کو روئے کارلاتے ہوئے باہم روٹ اور باہم معاون کردار ادا کر سکے۔

کرونا و ایس کے منفی اثرات کا دوسرا رخ دیکھیں تو اس کا ایک شبست ثمر بھی دیکھنے کو ملا ہے کہ سرسری اخراج کی سطح کم ہوئی اور ماحولیات کو بھی کچھ مشترک فائدے ہوئے ہوئے مثلاً فضائی معیار کے انہیں میں بہتری آئی، آبی وسائل کی صفائی بہتر ہوئی جگہ حیات اور بائیوڈائیوٹی پھونکنے کی اور ماحولیاتی نظامِ محنت یاب ہونے لگے۔ ماحولیات پر لاک ڈاؤن کے شبست اثرات مول سو سائیٰ کو ایک منفرد موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کو فیصلہ کن گھری میں تبدیل کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر موسمیات سے متعلق گفت و شنبی میں ایک انتسابی تبدیلی میں ایں اولیٰ سطح پر ماحولیاتی تختہ خلا کے بارے میں دلیر اتفاق نہیں کی جھاتی میں آوازِ خائن۔

سرکاری شعبے کے اقدامات

حکومت پاکستان نے اس سلسلے میں بعض شبست اقدامات کئے ہیں جن کی بناء پر اس کے بارے میں یہ کہنا ضرور بتتا ہے کہ وہ ایک قومی ترقی کے طور پر ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کی اہمیت کا دراک کر رہی ہے نپاٹ فار پاکستان تین بنیان کے تخت تین بنیان ٹری سونامی عوام میں آکاہی پسیدا کرنے اور انہیں یہ تغییر دینے کے لئے تکمیل دی گئی ہے کہ وہ پاکستان

کے سماجی و اقتصادی اثرات کے ساقِ ساختہ نقل و حرکت پر عائد بندوں کے پیش نظر ضروری ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ کے موجودہ ماذلر کا از سرنو جائزہ لیا جائے۔ یہ بھرمان صرف معیشتوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جبھریت اور انسانی حقوق کی بیانی اقدام کے لئے بھی خطرہ بن گئی ہے جس نے گورنمنٹ کے ماذل میں تبدیلی لانے کی اہمیت اور ضرورت کو نمایاں کر دیا ہے۔ اس کا بہترین راستہ یہی ہے کہ فیصلہ سازی میں شہریوں کو مرکزی تیثیت دی جائے، ان کا معمتمد بڑھایا جائے، کشاد و سوچ اپنائی جائے تاکہ معاشرے کے اندر مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت پیدا کی جائے اور مستقبل کے ہنگامی حالات اور بحرانوں سے منٹے کے لئے اس کی تیاری بہتر بنائی جاسکے۔

کوڈ-19 سے منٹے کے لئے ویسے تو کمی مختلف ٹکٹت عملیاں اپنائی گئی ہیں لیکن ایک پہلو جو پری وقت کے ساقِ ساختہ سامنے آیا ہے، وہ ہے سول سو سائیٰ کا کردار اور اشتراک عمل پر مبنی سوچ کی ضرورت۔ تاکہ ان بھراؤں اور ناک عالات کا موثر جواب دیا جاسکے۔

سول سو سائیٰ کیا ہے

کوڈ-19 نے عالمی منظر نامے پر کسی خوفناک فلم کی طرح ایک بچل سی برپا کر دی ہے جس میں ایک پر اسرا و ایس نے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے اور تھیں کی ایک فوج دیکھیں تیار کرنے کی دوڑ دھوپ میں لگی ہے تاکہ وہ جو دھیات کے لئے خطرہ بننے والے اس جو شوئے کی غارت گری کو روکا جاسکے۔ اس آفت نے صحت اور اقتصادیات کے شعبوں کو بھرمان سے دوچار کر دیا ہے، معاشرے کی نزاکتوں کو بے نقاب کر دیا ہے اور سماجی، معاشری اور ماحولیاتی فرائض کی انجام دی میں مختلف شعبوں کے درمیان اشتراک عمل کی ضرورت کوئی بنتی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے۔

سول سو سائیٰ اور سماجی تحریکوں کی اصطلاحات اخڑا ایک دوسرے کے متباول کے طور پر اعتماد کی جاتی ہیں لیکن تصور کے اعتبار سے ان دونوں کے کاموں میں فرق پایا جاتا ہے۔ سول سو سائیٰ کے لئے دھرے خطرے کی شکل، عوای شعبے یا میدان میں کام کرنے والی اہمیتیں یا تھیں اور ریاست و معاشرت میں ان کا کردار، جبکہ سماجی تحریکیں ان کی فعالی اور ان کے افال کا نام ہے۔ یہی ضمارات موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیات کے بارے میں ہماری سوچ بوجھ پر بھی اپنا اثر دھکاتے ہیں۔ یہی تعریف ایک کو دوسرے سے الگ کرتی ہے لیکن سبب اور اثرات ایک دوسرے میں اس طرح ختم کرتے ہیں کہ ایک میں تبدیلی دوسرے پر براہ راست اثر دھکاتی ہے۔ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے درمیان تعلق اور ان دونوں کے بکار میں انسانی سرگرمی کے دراک کوڈ-19 کے بھرمان نے بالکل عیاں کر کے رکھ دیا ہے۔

کوڈ-19 اور موسمیات وہانے پناہ ایک ایسے وقت پر کیا ہے جب آپ وہا کا بھرمان زور پکڑ رہا تھا اور دنیا، عالمی حدت کے خوفناک بھرمان سے نبرد آزماتی لہذا، ”کوڈ-19 اور موسمیات“ نے انسانی سلامتی کے لئے دھرے خطرے کی شکل اختیار کر لی ہے کیونکہ دونوں سے جو دی مشکلات بھی طاقتیں کو جنم دے رہی ہیں جن سے منٹے کے لئے ہمیں نئے طریقے ملاش کرنا پڑیں گے۔ کروڑوں افراد کی زندگیاں اور ذرائع معاش خطرے سے دوچاریں جگہ لاتعداد لوگ غربت کے ایسے جاں میں الٹھر ہے ہیں جس سے کسی منسلق نقصان کے بغیر نکلا بعضوں کے لئے دن پر دن شکل سے شکل تر ہو رہا ہے۔

وہا کے شدید خطرے اور کسی علاج کی غمی میں موجود ہی نہ حکومتوں اور شہریوں، سب کو اپنا نقصان کم سے کم رکھنے کی بے مثل جستجو کا دیا ہے۔ یہماری کے تین پھیلاؤ اور قومی و عالمی معیشتوں و مغروج کردینے والے اس

اینگلیٹری اور بھارت

سول سو سائیٰ کو لیش فارکلا اکمیٹ پیچنے (سی ایس سی سی سی) سی ای او، ماڈلین ایڈمیلیشن ایڈمیلیشن ایم جی پی او)

حکوم اوت اور شہری مل کر کام نہیں کر سیں گے، موجودہ اور آئندہ و باذل سے نہیں کسی صلاحیت یا ساہرا و منصفانہ مستقبل: جس میں کوئی پیچے نہ رہ جائے، کے خواہ بکتبیغی نہیں مل سکے گی۔

لک ڈاون کی حکمت عملی کے باعث کروڑوں لوگ کام سے گھر پیٹھ گئے میں اور لاتعاہد افراد کے لئے آدمی کے موقعِ محدود ہو گئے ہیں۔ انسانی سلامتی کی نظر نظر سے بھیں تو باہر نہ ترقی کے موجودہ صورات کا ازسرد جائزہ لینے اور ترقی کی ایسی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت دو کبھیں زیادہ بڑھا دیا ہے جن میں مقبل کے بخراون اور بہنگامی حالات کو بھی منظر رکھا جائے جن میں عامی مدت اور اس کے اثرات کو ایک واضح اور سامنے موجود خطرے کے طور پر نمایاں تیزیت دی جائے۔

اس بات کا دراک بھی بڑھ رہا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات بخوبی کو مزید بڑھ رہے ہیں اور اپس میں جزوی دنیا کے نازک پہلوؤں کو مزید نازک بنارہے ہیں۔ دنیا میں یونیورسٹی سے بڑھتی صدعت کے تجھے میں موسمیات اور انسانی تبدیلی پر ہونے والی بحث، ماہولیاتی ظاہروں میں آنے والی دورس تبدیلیوں پر سائنسیں اتفاق رائے سے ہم آپنگ ہے۔

بعد از کوڈ-19 کے حالات ممالک کو سماجی وسیعی، ہائچے جاتی اور اقتصادی سیستم کی طرح کے خطرات سے دوچار کریں گے آبادی کی طبقاً تقسیم، آمدی کی عدم مساوات، اصناف کے درمیان فرق اور وسائل تک غیر متساوی پابندیاں غربیوں اور متوات آمدی والے طبقات پر غیر مرتکب اثرات مرتب کرتے ہیں، اور مخصوص مفادتی گروہ، لازمی وسائل پر پختگی کی جگہ میں باہم دست و گریبان ہو جاتے ہیں اور یہاں پچھاش کشیگی، عدم احکام اور نتاً سے کئے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

عدم مساوات کی کوئی مخفف شکل میں ہوتی ہیں، مثلاً نسلی، گروہی وابستگی، عمر، صفت وغیرہ، جو خطرات کے چھوٹے چھوٹے لشکر تیار کرتے رہتے ہیں اور بحران کے ذوق میں بیٹھا کر دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال میں معیشت میں مردوں اور عورتوں کے مقام کا فرق اور زندگی میں اس کی معیشت بلکہ تو یورپی محنت اور پہنچادشت کی معیشوں میں ان کے کردار اور ذمہ دار بیوں کے درمیان پاپا جانے والا فرق بھی ہے۔ اس تینگ کی بحیثیہ نو معیت کے پیش نظر اس موقع کے حق میں ضبطوں والیں پسیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ اور شہر بیوں کو عمل کر پالیں تیار کرنے اور گرفتار کا حصہ بننے کا ممکنہ فتح اور سماجی سطح

آخری لکھن بڑی بات... پاسیدار تھی، سماج کو ساقچہ ملائے بغیر ممکن نہیں بن سکتی، اور ماحولیاتی محروم افراد سے نفعی کوششیں بول سوائی کی مدد کے بغیر کامیابی سے ہمکار نہیں ہوتیں۔ اگر قواعد و ضوابط کی پاسداری کو موثق بنانا ہے تو کامیابی کے لئے یہ کوئی سماجی اکاڈمیا نہیں

مہیں یہ ہرگز نہیں بھولنا پا سمجھنے کہ جنوبی ایشیا کے مالک جغرافیہ، تاریخ، ثقافت اور ماحولیاتی نظام کی شکل میں ایک دوسرے سے جوڑے ہیں۔ ”ایک انسانیت اور مشترکہ ذمہ داری“ کے اقامہ متعدد کے وسائل کو عملی جام سپہنچ کے لئے بہترین لامتحب عمل یعنی ہو گا کہ ملک کے اندر رسول سوسائٹی کے ساتھ پاٹنر شپ کو مضبوط بنایا جائے اور خلے کے اندر تمام متعلقہ فرمانروں کے ساتھ اسے ایک عملی، مبتنی علیٰ تعاون اور ترقی اور نسب طائفی کے

ہوتے میں تعمیر و طن میں کوئی بمعنی کردار ادا کرنے کے لئے صلاحیتوں
لے لیں یہ نہ اس کی قوت رکھتے ہیں۔

وہ سماں تیار کرے روگ کی دیگر علامات اور اس پر تنازع پیدا کرنے والے دیگر عربین میں کوہ ہندوکش و همالیہ کے خط میں برف اور گلیشرز کے پھکاؤ میں تیزی بھی شامل ہے۔ پھکاؤ کی تیزی 2040 تک آپی مومسیانی افکات کا باعث بننے کی اور اس کے بعد ہباؤ میں کمی آجائے گی اور پانی کی فلت کے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔

بالی سندھ طاس کی جاپ بہاؤ میں ملکیت اور برفت کے پچھلاؤ کا حصہ 40
نیصد ہے کوہ ہندوکش و ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے دوار افراد کے لئے
پانی برائے خوارک (آپا شی) تو نامی (مین بیکی) اور ماہولیاتی خدمات
(اب آب مخلوقات، ماہولیاتی بہاؤ، متعدد شاخیتی اقدار) کی شکل میں
سیدلہ حیات کا مام دینتے ہیں۔ کھنڈم و، غیال کے انریش سنرفارانگکی یہ
ماہوشن ڈولپینٹ (آئی سی آئی ایم اوڈی) کی ایک حالیہ پورٹ کے
طاطلی پانی کی قلت کے بڑے اباب میں پانی کے پایدار استعمال کے
حرکتیں کافیں، آئی طرز کمرانی کے ناکام ماؤنٹ، پانی کی غیر صاریح تدبیح
اور آئی طرز کمرانی میں خواتین کے دراءے جنم پوچش شاہل میں۔

تمام مسائل آپس میں جوے میں اور انسانی ملائقی کے ساتھ ان کا براہ است لعلق ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے باقیوں سب سے زیادہ خطرات سے وچار مالک میں آٹھویں نمبر پر اور پیس معاملے پر دلخواہ کرنے والا ملک پاکستان 2023 میں ہونے والے اس پلے اجلاس کے لئے امیجی تک توپوری طرح تیار نہیں ہے جس میں عالمی سطح پر کئے گئے اقدامات کا جائز ایجاد کا تاحال پاکستان نے اپنے نیشنل اڈا پیشناں پلان کو حقیقی نیشنل نیٹ ورک کے عمدہ آمداد فرمیں وکر پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور اسے پیس معاملے میں طرز زندگی موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھان لئے اور اس کی شدت میں کمی لانے میں متعلق و معدولوں کے علاوہ اسیں ڈی جیز کے قریباً اقصاد اور اپاہد کے حصول سے ہم آئینگ بنانا بھی ضروری ہے۔ پانی اور نو تو نو ایکی پالیسیاں وسیع المبنیا مشارکتی عمل کے بغیر دفعہ بھی میں اور کر کر بناءً روکوگاں میں ادا کے عواید پر سے احصار میں ملکت کا تقاضا ایسا ہے۔

پنی اج بھی ایک بڑی وجہ تازہ صدھے اور آئندہ بھی رہے گا۔ پانی سے
مشتعل تمازات عین ممکن ہے کہ صوبوں کے درمیان بھی پیار ہوں گے
اور سرحد پار مالک کے ساتھ بھی جیسے موسمیاتی آفات کی شدت بڑھ
دیتی ہے اور پاؤں کے توائز میں اضافہ ہو رہا ہے، حکومتوں کے لئے
شرٹراک عمل اور سول سوائی کی معاونت کے بغیر ان مشکلات سے نہیں
مشکل تر ہو رہا ہے۔

فوس کی بات یہ ہے کہ قومی مومنیانی تدبیلی ایکٹ، 2017 میں منظور کیا گیا۔ حکم امام کا مقدمہ کزا اوصوبوں کے درمیان پابھی تعاون کو بہتر بنانا تھا اور جس میں سول سو سماں کی لئے بھی ایک ناشت کجی گئی تھیں تا حال علی چارم ثبیت پہنچا گیا۔ اسی طرح اپنے پورنمنٹ پارسمنٹ پر اسکے پاکستان 2016 میں شامل ہوا تھا لیکن کامیابی نہیں تک اس کی منظوظی کی تدبیلی 2019ء میں

حاسِل بحث

کو سرہنگ بنائیں اور کیمینیں، کارو باری ادا رون، صفتی شعبے اور سول سو مائی کی
اس مشترکہ مقصودی خاطر مل کر کام کرنے پر مالی کریں۔ عالمی ہی سنکت کی
جانب سے 180 میلین ڈالر اور جنوبی کی جانب سے 12 میلین یورو کی مانی
امداد سے قائم کیا جائے اسکے ستم روپیہ لش فنڈ موسسیاتی تدبیلی کی شدت
میں کی لانے اور طرز زندگی اس کے مطابق ڈالنے کی سرگرمیوں کو مرکزی
دھارے میں لانے کے لئے کام کرے گا اور اس سلسلے میں ماحولیات سے
متعلق سرگرمیاں کی جائیں گی اور مسائل کے قریب حل ملاش کئے جائیں
گے۔ عالمی بینک، بر قوت اور معترف انداز میں موسسیاتی تدبیلی اور اپنا سیدھا رو
میٹ' (Hydro-Met) نہ ملاتی کی فرائیں محکم بنانے کے لئے
”پاکستان ہائیرو-میٹ“ کا ایئریت پیجینگ سروپر اجیکٹ (پی ایچ ایس
سی پی) کے لئے تینکنیکی معاونت بھی فراہم کرے گا۔

صرف سہر برپا کستان کا انگلیں پانچ ستونوں پر استوار کیا گیا ہے: پینے کا محفوظ پانی، مکمل سینی یعنی مالخ، فاتحہ مواد کی مخفجت اور حفظ ان محنت، ٹھوس فاتحہ مواد کی مخفجت اور شجر کاری۔ اس فہرست میں تازہ ترین اضافہ زیر حفاظت علاقہ جات کا پروگرام ہے جس کے تحت جنکی حیات قدر تی صحن اور پانچھڑا ایکروٹی کے تحفظ اور فروغ کے لئے ملک میں 12 نیش پاکوں کو متحفظ بنا یا جائے گا۔ اصل مقصود آئندہ نسل کو اس طرح تیار کرنا ہے کہ ان کی سوچ پانیدہ اور پمپنی ہو۔ لوگ ما جولیا تی شعور رکھتے ہوں جو حفظت پر اپنے اثرات سے آگے ہوں اور اس پر جواب دہوں اور انہیں مہیز کے طور پر اعتماد کرتے ہوئے ایک تصوراتی تبدیلی لائی جائے جس میں لوگوں اور ماحول کے درمیان ایک رشدیہ استوار ہو جائے۔ یہ تسام اقدامات اس یا سی عدم اور سڑپنج و شان کا انہمار میں کہ ایک ایسی مفہوم تبدیلی کا عمل شروع کیا جائے جو اس موقع کے بارے میں ایک نئے پیمانہ کو فروغ دے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم معافی افزائش کے ایسے ماؤل کی جانب آسمانی کے ساتھ روکھ لکتے ہیں جو پانیدہ اور ہو۔

تاہم، ان مقاصد کا حصول اس صورت میں مشکل ہو گا کہ ان تمام یاتقوں کو موجودہ سماجی و اقتصادی حقائق کے سیاق و سبق میں نہیں دیکھا جائے گا اور سماجی، مالیٰ و چھوٹی برابری کے اصولوں کو بنیادی بناتے ہوئے ان پر بخوبی انداز میں اس طرح کامن بہیں کیا جائے گا کہ یہ ان حالات کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ڈھانچے جاتی عدم مساوات کو دور کر سکے جن کی وجہ سے عمومی خطرات سے دوچار ہوتے تھے۔

پاکستان کی صورت حال: مشکلات اور موجود

موہبیاتی تہذیبی سے درپیش خطرات کے انگریز (خوارک، پانی اور توہانی) پر پاکستان کاربیک آگے ہے جبکہ انسانی اور اداروں جاتی ترقی کے انگریز (منفی تعیینی محنت اور غربت) پر پاکستان بہت پچھے دھکائی دیتا ہے۔ موہبیاتی تجزیے کے حوالے سے پاکستان کاما جو یادی نامام پیجیدہ ہے جس میں رونما ہونے والے چھوٹے چھوٹے واقعات اس طرح رونما ہوتے ہیں جس میں کمی عوامل اس طرح ایک دوسرے سے مگارتے ہیں جس کی پیش کوئی کرنا مجاہد، سرکیل، مقابلوں، سطح، رکھوں، اور، کمی، روانہ ہمیشہ، جو کہ

پاکستان میں کروڑ اسی لاکھ آبادی کا ملک ہے جہاں 70 فیصد لوگ غیر سی عیشت میں کام کر رہے ہیں۔ عیشت اپنے ڈھانچے کے اعتبار سے اشرافی نواز ہے اور طرزِ حکمرانی کا مثال اور پر سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ آبادی، ناپابندی ارشح سے بڑھ رہی ہے جبکہ وسائل تیزی کے ساتھ کم ہو رہے ہیں۔ قویٰ پروپریتی اور سماں اور ذمدادار یوں کے درمیان عدم مساوات نماں ہے اور فوجیوں، اور خاتونی، جو آبادی کے ساتھ ملٹی-ٹکنالوژی میں شمار

پائیدار ترقی کے مقاصد اور سبز افزایش کا ایجمنٹ

قرتی و مسائل کی پائیدار میخواست اور خبر رسال اخراج کے کثروں پر تو بھے
مرکوز کرنا شروع ہوئی۔ پائیدار ترقی کا عالمی ایجنسی، پاکستان سمیت عالمی
برادری کو ایک موقع فرایم کرتا ہے کہ وہ اپنی محاذی سرگرمیوں میں
انقلابی تبدیلیاں لا کر پائیدار بن جائیں۔ ٹیکنالوجی کی منتفعی اور استعداد
کی تعییر کے اعتبار سے اشتراک عمل کے ذریعے بھرپور تعاون سے ففقاء
اور پانی کا معیار بہتر بنانے جیسے لاعداد شعبوں میں شاندار بہتری لائی جائے
سکتی ہے۔

ایں ڈی جیز کے تحت پائیدار تصرف اور پیداوار کا ایجاد ابھی قدرتی وسائل کے تخفیف و پخاڑ کی بات کرتا ہے جس کے لئے ترددی اور ترددی عمل میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان مثال کے طور پر تو انہی کے شعبے میں نمایاں پیشرفت دکھارتا ہے، صاف نیکنالابی سے حاصل ہونے والی تو انہی 2030 تک 30 فیصد تک لانے کے بدفت پر کام ہو رہا ہے؛ بلکن ٹری سونامی پر کام ہوا ہے اور آپاٹشی کے لئے نیکنالابی کا استعمال کرتے ہوئے آپی وسائل کے استعمال میں بہتری لانے کے لئے کوششیں کی جاری ہیں۔

کوڈ-19 نے ہمیں ترقی کی ایسی راہوں سے روشناس کر دیا ہے جو منسوخہ بندی کے روایتی ماذل میں شامل نہ تھا۔ مثال کے طور پر، پاکستان جیسے ترقی پذیر مالک اپنی روزمرہ سرگرمیوں کے لئے شاید انعامی مشن یونیکلابی کے طبقوں کا استعمال بھی بھی مکار پاتے۔ کوڈ-19 نے لوگوں کو ایسا لینگ، ٹیکنالوجی، امنی، ای ارزی، ای فوڈ اور غیرہ جیسی لاتعداد سرگرمیوں کے لئے درپولیا آئن لائن ماحول اپنانے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ تمام آئن لائن معماشی سرگرمیاں ماحول پر ایسے سبز اثرات و دھماکے کی ہیں جن کے بارے میں پہلے بھی سوچا بھی نہ کیا تھا۔ لہذا، اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ معماشی سرگرمیاں ہوں یا غیرمعماشی، ماحول کو نقشان پہنچانے بغیر بھی انہیں انجام دیا جا سکتا ہے۔ یہ ہر افراد کا نیا ماذل ہے جسے پالی اور فیصلہ سازی کے ساتھ ہم آپنگ بنانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں جگلات کے خاتمہ، بائیوڈ اینورٹی کے ضیاءع، افانی کے انحطاط، زمین کے کنٹا اور سحرمازوں کے پھیلاؤ کی شرح زیادہ ہے۔ زمری اور سمعتی فالت موادی غیر مخفوظ تلفی، آبادی کی تینراش، شہروں کا بے در لغ پھیلاؤ، اور تصرف و پیداوار کے ناپائیدار رجحانات، ملک میں حالات زندگی کو گلاٹنے میں اپنا کردا رکھ رکھتے ہیں۔ سومہما تبدیلی

مسائل پر بات کی گئی۔ اس کا نفرنس کے بعد دنیا بھر میں لاتعہ داد کاوشیں عمل میں آچکی میں۔

ان میں بڑت لینڈگیش کی روپوٹ Our Common Future کی شامل ہے جو 1987 میں شائع کی گئی اور جس میں "پائیدار ترقی" کی تعریف طے کی گئی۔ 1992 میں ہونے والی "ارجمنٹ" ایک اور بڑا قدم تھا۔ برازیل کے شہر ریو ڈی ژنیر میں ہونے والی اس اعلیٰ سطح کی میں الاقوامی انفارس میں عالمی برادری نے ماحول کے تحفظ پر اپنے عزم کی تجدیدیکی۔ "ماحول اور ترقی پر اقوام متحده کا انفارس"، یا این ایس ڈی میں ماحول کے بین الاقوامی قانون پر توجہ مرکوز کی گئی اور تین بھجوتوں پر باشناخت و تحفظ کرنے کے لئے۔

1992ء میں ہونے والی ارتح سمت کے پیس سال بعد یو این ای سی ڈی نے "ریو+20" کا عقداً دیکھا جس میں تمام سائیکل گھوتوں اور ان تمام صولوں کا معمدراً احمد کے قطب نظر سے باز و میا کیا جان کی پابندی لازم تھی یا جن کی پابندی لازم تھی۔ ریو+20 نے "بزرگی ترقیاتی مقاصد" (ایم ڈی جیز) اپنے 2015ء کی توشیث بھی کی۔ ریو+20 کا ایک قابلٰ ذکر تجھی یہ ہے کہ تمام ممالک میں پائیدار انداز میں ترقی کی رفتار بڑھانے کے لئے "پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد" متعارف کرادی ہے گے۔ 2015ء میں اس بات پر اتفاق کر لیا گیا کہ پائیدار ترقی کے ان عالمی مقاصد سے کوئی یاستوں کی بزرگی ترقیاتی مقاصد کے ساتھ واپسی میں کمی نہیں آئی چاہئے اور اس میں ایک شیق یہی کوئی گنجی کہ بعد از 2015 کے ایم ڈی جیز اجتنما اور ایس ڈی جیز کے درمیان مفاہمت پیدا کی جائے۔

A professional headshot of Dr. Shahid Iqbal. He is a middle-aged man with a well-groomed beard and mustache, wearing dark-rimmed glasses. He is dressed in a dark blue suit jacket over a white collared shirt and a patterned blue and black tie. The background is a solid light blue. Below the portrait, his name is written in Urdu script.

شاد نعیم

چیف، ائمہ نیشنل ٹریڈ اینڈ فناں، پلا نگ کمیشن آف پاکستان
سائبن چیف اپر اجیکٹ ڈائریکٹر، نیشنل اینڈ پیش فارڈی
سائبن اینڈ ڈوپلومنٹ گورن

کرونا وائرس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کساد بazarی نے پاکستان کو ایشیا کے ہمایوں ممالک اور پاکستان جیسی معیشت والے دیگر ممالک کی نسبت زیادہ متاثر کیا ہے۔ کبھی ایشیائی ممالک کی اس عالمی قوی پسی اور (بجی ڈی پی) متعدد صنعتی ممالک کے مقابلے میں بھی زیادہ ہے۔ افواش کی سست روی، جو 2019 کے آخری دونوں میں نمایاں ہونے لگی تھی، غدشہ ہے کہ کروڑوں زندگیوں کو متاثر کر چکی ہے۔ یوگ کھنڈ قومی خل غربت پر زندگی گزار رہے ہیں۔ سخت کے مسائل ان میں سے لا تعلق ادا کوں کو خل غربت سے بھی بچنے دھکل کئے گئے۔

دوسری جانب بعد از صفتی انقلاب کے دنوں سے صفتی ممالک قدرتی وسائل کو جس بے دردی سے استعمال کر رہے ہیں، اس سے کہہ اپنی کے ماخولیاتی تو ازان کو اس حد تک لگا ڈالیا ہے کہ دھرتی پر انسانی وجود خطرے میں پر ٹکیا ہے۔ ماخول کا نامی لگا ڈال دینا بھر کے کروڑوں افراد کے لئے تکلین خطرات پیاس اکر رہا ہے اور خشک سائی، بیلاج، بیمار یاں، انتہائی سطح کے درجہ حرارت، غیر متوافق حد تک زیادہ بارشیں اور لینڈ سلا مینڈنگ، بزرگ، یہ سب ذرا لمحہ معماں کو ملما میٹ کر رہے ہیں۔

ماحول کو بچانے کی شعوری کو ششیں کئی سال پہلے شروع کر دی گئی تھیں۔ انسانی ماحول پر اوقامِ متمدد کی پہلی کانفرنس نیواں سی ایجھا ہے۔ 1972ء میں ٹاک ہوم میں منعقد گئی تھی جس میں صرف ماحول کے

ایک اور بہت یہ ہے کہ گرین باوس گیوں کا خراج 2030 تک 20 فیصد کم کیا جائے اور اس سلسلے میں تو انہی اور زراعت کے شعبوں میں ہونے والے اخراج کو کم کرنے پر تو یہ موز کی جائے۔ صوبہ غیرہ پختہ خود میں بنیان ٹڑی سو نامی کی کامیابی کے بعد صاف سر برز پاکستان پروگرام کے تحت ملک بھر میں دس ارب درخت لکھنے کی پانچ سالہ مہم شروع کی گئی ہے۔ اس کا مقصد گرین باوس گیوں کے اڑات کم کرنا آئجھی کی سطح پر بہتر بنانا، باعیوڈا اینرسٹی کا تحفظ و فروغ، اور مقامی سطح پر اضافی ثمنی ثمرات کے ذریعے ذرائع معاش کے بھرپور واقع پیدا کرنا ہے۔

ٹینکاروہی بالخصوص صاف فول اینڈ ہن کی فراہمی، پاکستانی اجتماعی افزائش میں اہم کردار کی حامل ہے۔ سر برز افزائش کے لئے روزگار کے شعبے میں انتقالی تبدیلیاں لانا ہوں گی اور باوقار کام اور کام کرنے کا باوقار محوال پیدا کرنا ہوگا۔ سر برز افزائش کے ایجاد میں بدت، تنویر اور ٹینکاروہی میں بہتری کے ذریعے معاشری پیداواری صلاحیت پر تو جمکرنا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح نئے عمارتی میں کا استعمال اور دوبارہ استعمال کرتے ہوئے سر برز بندی اور ڈھانچے کی تعمیر بھی سر برز افزائش کے حصوں میں مدد دے سکتی ہے۔ سر برز بندی اور ڈھانچے کے بارے میں آگاہی پسیدا کرنے سے مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت کی حالت کو ٹینکری بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سائنسی تحقیقیں کو فروغ دیا جائے، ٹینکاروہی کو اپ گریڈ کیا جائے اور بدت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ سر برز افزائش کا ایجاد اسلامی، معاشری اور ماحولیاتی عدم صادرات کو بھی موثر طریقے سے دور کر سکتا ہے۔

آخر میں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اداروں کی اصلاح مژوڑ اشراک عمل اور رویوں میں تبدیلی کے بغیر سر برز افزائش کے ایجاد کو مژوڑ بنانے کا عمل آگے بہیں بڑھ سکتا۔ طرزِ تکمیلی کے نظاموں کا اختکام، قانون کی عکاری کو فروغ دینے اور احتساب و شفاقتی یقینی بنانے میں بندی اور جیشیت کا حامل ہے۔ بگرانی اور باعث پر کھوکھ کے بہتر نظام بھی اس سلسلے میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ بہر حال کو وہ ۱۹ نئے ہمیں اتنا تو سکھا دیا ہے کہ رویوں کی تبدیلی میں مینڈیا کا استعمال سب سے ثاندراستہ ہے۔

مقصد آئندہ پانچ سالوں میں تمام متحفظہ فریقیوں کو ساختہ ملانا ہے۔ ”سماfat و سر برز پاکستان پروگرام“ کے تحت ملک بھر میں بزرے کی محالی کے لئے متعلقہ فریقیوں کو ساختہ ملا کر دوں کروڑ پاؤ دے لائے جائیں گے۔ جنگلات کے ناتھ اور جنگلات کے اخطاڑ سے ہونے والے اخراج میں کمی کے پروگرام REED+ پر عملدرآمد کرتے ہوئے اسے جنگلات کے لئے مگرائی کے قومی نظام میں تبدیل کر دیا جائے۔ باعیوڈا اینرسٹی کا تحفظ اور بچاؤ: ”ٹینکری میں باعیوڈا اینرسٹی سٹریٹیجی ایڈیشن پلان (این بی ایس اے پی) 2015“ کا سب سے بڑا مقصود ہے جسے باعیوڈا اینرسٹی کے ہداؤں 2020-2021 کے سڑھجک منصوبے سے ہم آہنگ بنایا جا رہا ہے۔ مزید برآں، وزارت موسمیاتی تبدیلی، اراضی کی پاسیدا ریمنجنٹ کے منصوبوں پر عملدرآمد کر رہی ہے جن کے تحت ملک کے بارانی اور نیس پارانی علاقوں میں صحراؤں کے پھیلاؤ اور اراضی کے اخطاڑ کو روکنے پر تو پیدا کر رہی ہے۔

آبادی کی بندہ شرح افزائش پاکستان کے آئندہ ماحولیاتی منظر نامے اور برز افزائش کے ایجاد کے لئے ٹینکری تین خطوں ہے۔ شہروں کے پھیلاؤ، پاکستانی ارثاثت و پیداوار اور موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے اثرات کے پابھولی چلنگ مزید و چند ہو جاتے ہیں۔ زرعی اور صنعتی فالتو مواحد کی غیر خوتوانی، نہری آپیاشی نظام سے رئنے والے پانی کو روکنا اور نکایت و ویٹ میجنٹ کے ناقص نظام کی اصلاح اشضوری ہے۔ ان تسامیں پیشجوں پر موثر طریقے سے قابو پانے میں مقامی حکومتوں کا نظام کلیدی کردار ادا کرتا ہے کیونکہ پالیسیوں اور پروگراموں پر عملدرآمد کے لئے مقامی سطح پر احصار ملکیت، بہت احمد ہے۔

پاکستان کی ترجیح یہ ہے کہ ماحولیاتی نظاموں کی پاسیدا ریمنجنٹ کی پالیسیوں پر اس مقصود کے تحت عملدرآمد کیا جائے جس سے جنگلات میں اضافہ ہو، صحراؤ کے پھیلاؤ میں کمی آئے۔ باعیوڈا اینرسٹی کو تحفظ ملے اور قدرتی مخلقات محفوظ رہیں۔ پاکستان کا بہت ہے کہ 2023 تک جنگلات کے رقمبکوگل رقبہ کے ایک فیصد تک لایا جائے جبکہ ماحول کے معیا کو کنڑوں پانی کے معیاری بگرانی کی جائے اور یہ سرگرمیاں ہو اور پانی کے معیارات کی پاسداری یقینی بنانے کی نکتہ عمومی کے مطابق جوں۔

کے ساتھ مل کر یہ عوامل پاکستان کے قدرتی وسائل بالخصوص جنگلات، چڑا گاہوں و شکارگاہوں اور باعیوڈا اینرسٹی پرے پہنچاہ بادا کا باعث بن رہے ہیں۔ نہری آپیاشی نظام سے رئنے والے پانی سے سیم پھیل رہا ہے جبکہ نامناسب نکایت کی وجہ کھاراپن پسیدا ہو رہا ہے اور یہ دونوں اراضی کے اخطاڑ کا باعث بنتے ہیں۔

پاکستان چونکہ دنیا کے ان دس اویں ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے باعث سب سے زیادہ متاثر ہیں اس لئے حالیہ سالوں کے دوران اس نے پالیسی اور اداروں کی سطح پر بھرپور اقدامات کئے ہیں۔ ان سرگرمیوں میں پبلیک سے کئے گئے اقدامات کو آگے بڑھایا جا رہا ہے، مشلاً میشل اوناڑ میٹنگ وائٹی شیڈ ڈڑڑا (این ای یو ایس) 1993ء میں وضع کئے گئے پاکستان تھنھ ماحولیات ایکٹ 1997ء میں تأذیف جواہ، قومی ماحولیات پالیسی 2005ء میں بنائی گئی، ٹکلین ڈی پیمنٹ میکردم سٹریٹیجی 2006ء میں تفصیل دی گئی، صحراؤ کے پھیلاؤ سے منٹے کا قومی عسکری پروگرام 2000ء میں شروع کیا گیا، باعیوڈا اینرسٹی ایکشن فار پاکستان 2000ء میں سامنے آیا (جس پر 2016ء میں نظر ٹانی کی گئی)، اور ملک کے قدرتی وسائل کو تحفظ دینے کے لئے قومی جنگلات پالیسی 2016ء میں وضع کی گئی۔

جنگلات کے ناتھ کے چلنگ سے منٹے کے لئے 2014ء میں ”بنیان ٹڑی سو نامی ایفارشیش پر اجیکٹ“، ”شروع عکیا گیا جس کے تحت ساڑھے تین لاکھ ہیکٹر اراضی پر جنگلات کی بحالی کے لئے 40 فیصد شجر کاری اور 60 فیصد قدرتی بیوالی کی گئی۔ پاکستان نے اگست 2017ء میں اپنے مقاصد شیروں سے کئی ماہ پہلے پورے کر لئے اور بون چلنگ کا وعدہ پورا کرنے والے پہلا ملک بن گیا جس نے مصرف اپنا مقصود حاصل کر لیا بلکہ 348,000 ہیکٹر کے وعدے سے بھی آگے بلکن گیا۔ پر اجیکٹ کے تحت صوبہ غیر پختہ خود میں 13 ہزار غنی نرسیاں بنائی گئیں، ماحول کو محفوظ بنایا گیا، مقامی حیثیت میں بہتری آئی، روزگار کے ہزاروں م الواقع پیدا ہوئے اور خواتین اور نوجوانوں کو باختیار بنایا گیا۔

پاکستان نے ”بنیان ٹڑی سو نامی پروگرام“ پر عملدرآمد کے سلسلے میں سڑھجک رہنمائی کے لئے فیورل فارسٹری بورڈ کو بھال کر دیا ہے جس کا

مکر ارشاد

”اس بات کو یقینی بنانے کی فوری ضرورت ہے کہ عالمی برادری سائنسیک پالیسی اتفاق رائے پیدا کرے“



شفقت کا خیل

چیرپرمن، ایس ڈی پی آئی بورڈ آف گورنر
سابق ڈپٹی ایگزیکٹو ڈائریکٹر / یوائین اسٹٹٹ میکرٹری جزل، کینیا

کیا آپ کی رائے میں، ماحول سے متعلق اقدامات کو پاکستان کے مجموعی پالیسی فریم ورک اور سرکاری اخراجات میں ترجیحی پیشہ حاصل ہے؟ اس سلسلے میں قانون یا انتظامی شعبوں میں کہ تبدیلیوں یا اقدامات کی ضرورت ہے؟

جیسا کہ اور جی نہیں۔ ہمارے لیڈر بڑے تو اتر کے ساتھ پائیدار ترقی پر ہونے والے انتہائی اعلیٰ اجلاسوں میں شرکت کرتے رہتے ہیں اور بیانات بھی دیتے ہیں کہ وہ ان اجلاسوں کے مقاصد اور تنازع کی پوری طرح پابندی کریں گے۔ پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد یا ایس ڈی جی بروکنی لے لیں، ہماری پائیداری ایک قرارداد کے ذریعے ایس ڈی جی بروکن پاکستان کے ترقیاتی ایجینڈا کے طور پر اپنانے کی منظوری دے چکی ہے! ہمارے درمیانی اور طویل مدت کے ترقیاتی فریم ورکس، مغلائوں 2020 میں بڑی متاثر کرنے والیں کی تین اور پاکستان اپنے اس عزم کا اٹھا بارا کر چکا ہے کہ وہ عالمی فورمز پر ڈلے کئے گئے مقاصد اور اپدافت کا حصول یقینی بنائے گا۔

تباہم بیشتر ترقی پر ملکوں کی طرح پاکستان بھی ان پالیسی فریم ورکس میں شامل و مددوں پر عملدرآمد کے لئے اداروں کی سطح پر اقدامات و انتظامات نہیں کر پایا۔ عہدہ و عمل کے درمیان اس خلاف کبڑی و جدوں مسائل کی روکاویں ہیں۔ ہمارے سالانہ ترقیاتی منصوبے اور بحث شاذ نہاد رہی۔ کبھی عالمی برادری کی طرف سے کئے گئے فیصلوں پر مبنی ہوتے ہیں اور انہاں ان سے ہمارے قیلی مادی اور فکری وسائل اور صلاحیتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔

ماحول کے بیشتر مسائل پر پالیسیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ سالہ ماں کے دوران اور اقوام متحده کی فراخدا نہ معاونت سے ہم مومیاتی تبدیلی، بائیوڈائریٹی، بائیوپھنی، اخلاط اراضی اور انداز جگہات سے منسلک، وغیرہ کی وسیع اور جامع پالیسیاں تبلیغ دے سکے ہیں لیکن ترقی بیانی سب کے سب ہی وسیع ایجاد فریم ورکس میں جنمیں ہر سرگرمی کے لئے طشدہ وقت اور لاگت پر مبنی عالمی منصوبوں اور قابل عمل پروگراموں کی شکل میں ڈھانے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ ایسا نہیں کر پا سے۔ سب سے اہم بات تھیں، مالی و انسانی وسائل کے ساتھ ساتھ ادارہ جاتی صلاحیتوں اور استعداد کی دستیابی ہے جس کے ذریعے ان پالیسیوں میں طے کئے گئے مقاصد کے حصول متعلق پروگراموں اور منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

جو مالک چھپنی دیجیوں کے بھاری قرنسے وابس کرنے کے لئے ہر سال مزید بھاری قرنسے لینے کے گھنٹا نے چکر میں لٹھے ہیں انہیں، باقی ملکوں کی نسبت ماحول سے متعلق عدم منصوبوں کی تبلیغ اور عملدرآمد کے سلسلے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

کیا آپ کی رائے میں پاکستان میں، بالخصوص کلیدی حیثیت کے حامل پالیسی ساز حقوق میں ماحول کی پابندیاری سے متعلق خاطرخواہ آگاہی پائی جاتی ہے؟ اس آگاہی کو مزید بڑھانے اور اس اہم شعبے سے پالیسی سازوں کی وابستگی مضبوط بنانے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

پاکستان میں ماحول کے مسائل پر آگاہی جس طرح بڑھ رہی ہے اس کے مقابلے میں لوگوں کا عمل اس کے ہم پلہ نہیں ہے کہ ماحول کی پابندیاری کو ملک کی ترقیاتی پالیسی اور فصلہ سازی کے عمل کا حصہ کس طرح بنانا ہے۔ ہمارے اعلیٰ سلوں ملازم میں سرکاری شعبے کی قوم کو ماحولیاتی پالیسیوں پر عملدرآمد کی جانب منتقل کرنے کے لئے عالمی برادری کے وضع نکھنے ہوئے طریقوں کو اعتماد کرنے میں پوری طرح تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ پاکستان کو پاہنچنے کے اس کی کو دوڑ کرنے کے لئے اپنے متعلقہ افسران اور عہدیداروں کے لئے ترقیتی سرگرمیوں کا اعتماد کرے تاکہ وہ ترقی پذیر ملکوں میں رانچ ہتھیں طریقوں سے آگاہی حاصل کر سکیں اور ان طریقوں کو مناسب روبدل کے ساتھ پاکستان میں بھی اپنائیں۔

ہمارے تدریسی اور پیشہ و رہادارے ماحول کی پابندیاری سے متعلق تقاضوں کو ترقیاتی پالیسی سازی میں ختم کرنے کے لئے ان اقدامات کے بارے میں معلومات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جو مالہرین نے تجویز کئے ہیں اور جنہیں بعض مالک فروغ دے رہے ہیں۔ اقامہ متعدد کے اداروں، فنڈز اور پروگراموں کے علاوہ چین، جاپان اور جمیں جیسے ممالک کے قائم کئے ہوئے سکیشنز اور ادارے بھی استعداد بڑھانے میں معاونت فراہم کر سکتے ہیں۔

اس بات کو یقینی بنانے کی فوری ضرورت ہے کہ عالمی برادری نے ایجمنڈ 21 مومیاتی تبدیلی، بائیوڈائریٹی، اراضی کے اخلاط اور بڑھتے صحراؤں کی روک تھام، بیکیلز کے پابندیارناہ میں اعتماد اور مومیاتی تبدیلی پر کثیر فرقی تھیں، ملکوں کے علاوہ پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد جن میں 2030 کے ترقیاتی ایجمنڈ کا تعین کردیا گیا ہے، کی شکل میں جو سائنسیک اور پالیسی اتفاق رائے پیدا کیا ہے، اسے ہمارے سالانہ بحث اور منصوبہ بندی کے درمیانی و طویل مدتی فریم ورکس میں پوری طرح ختم کیا جائے۔

تو اتنا کی پابندیار پالیسیوں اور مروج طریقوں کے ارتقائی فضائی، پانی، اور زمین کی آلودگی سے تحفظ اور تو اتنا کی بچت اور عمدہ اعتماد کے شعبوں میں عالمی برادری نے جو پیشہ فتح کیا ہے، اسے ملک میں فروغ دینے کے لئے اپنی جنینز بھی انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

جہاں تک ماحول کا تعلق ہے تو کرونا وائرس کی وجہ سے کمی مثبت افراد مرتب ہوئے اور فضاء اور رہنما
پہلے سے صاف ہو گئے ہیں۔ وہاں کے تاثر میں ماحول کی پائیداری کا مستقبل کیجادھانی دیتا ہے؟

کرونا وائرس کے باعث لاک ڈاؤن کے دوران کاروبار زندگی م uphol ہونے سے ہمارے زیادہ تر شہروں اور
قبوں کے فضائی معیار میں جو نمایاں بہتری دیکھتے ہیں آئی ہے۔ اس نے ہر طرح کے فاتح مواد، جس میں چھوٹے
اور درمیانی کا رخانوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ہے، مندرجہ فانوں اور سپتا لوں وغیرہ سے لفکن والا فالتو مواد بھی شامل
ہے، کو موڑا اور اس میں ٹھکانے لگانے کی ضرورت کو اجاگر کر دیا ہے۔

تاہم یہ محض کچھ دنوں کی بات تھی اور اب حالات لاک ڈاؤن سے پہلے والے معمولات کی طرف واپس آپکے ہیں۔
صاف ہوائی امہیت کو تسلیم کرتے ہوئے ہمارے حکام کو پاہنچنے کے وہ تمام گاڑیوں کے لئے فروخت اور استعمال
ہونے والے اینہی حسن کے لئے ختم معیارات طے کر کے ان پر عمل کرائیں کیونکہ گاڑیوں کا غیر معیاری ایسہ حسن
ہمارے شہروں اور قبیبات میں فنا کی آگوڈی کا ایک بڑا سبب ہے۔

شہروں اور قبیبات کے حکام کو پاہنچنے کے وہ فاتح مواد سے منٹنے اور آلوڈی پر قابو پانے کے اقدامات کو اولین ترجیح
کے طور پر اپنائیں۔ اس میدان میں کامیابی سے موسم خزان اور سرماکے میں نوں کے دوران سموگ کی شدت میں کمی
بھی آئے گی۔ پینے کے پانی کے موجودہ پانی کی مناسب دیکھ بھال اور پچی آبادیوں کے میں نوں کی ضروریات
پوری کرنے کے لئے نئی سہولیات کی تعمیر سے پاکستان میں پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں کرنے میں مدد
ملے گی۔

**پاکستان میں ماحول سے متعلق ایس ڈی جیز کے اشاریوں پر کام جاری رکھنے اور ان کی تکمیل پیشی بنانے
میں مختلف فریلن کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟**

پائیداری کے مترادفات میں مقاصد اور ہر مقصود کے تحت وضع کئے گئے درجنوں اہداف کے ساتھ ساتھ ان پر ہونے والی
پیشرفت پر نظر رکھنے کے لئے تکمیل دینے کی اشارتی ایک جام اور امہیانی شامدار مسجد اکاام دیتے ہیں۔ اس
سے پہلے جو ہزار یہ ترقیاتی مقاصد یا ایس ڈی جیز وضع کئے گئے تھے ان میں ترقی پذیر ملکوں کے امہیانی سمجھنے میں مدد
ہوتا ہے اسی تھامیں ان کے برعکس ایس ڈی جیز ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دنوں ملکوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ ان میں
کہہ افس پر لئے والی ہر طرح کی زندگی اور ہر طرح کے حالات کا احتاط کیا جائے ہے۔ ایس ڈی جیز ایک ایسی مثالی
دیا جسے آپ یوپی یا خلیلی جنت کہہ لیں۔ کی وعید ہیں جس میں نوع انسانی غربت اور بحکم، فنا کی اور ناقص
صحت، ناخواندگی، بیروزگاری اور احتمال، آب و ہوا سے بار بار آنے والی آفات اور بیماریوں سے آزاد ہوگی۔ جہاں
ہر شخص کو رابر موقع، انصاف اور رابری میسر ہوگی اور بہت کچھ۔ اس ایجمنٹ میں ایک ایسی عالمی پاڑشہر کی
تکمیل بھی شامل ہے جو ایس ڈی جیز میں طے کئے گئے مقاصد اور اہداف کے حصول کے لئے عالمی برادری کی
کوششوں میں معاونت کا کام دے۔

پاکستان میں ماحول سے متعلق اشاریوں کا حصول پیشی بنانے والے تمام مقامات فریقوں کے فرائض اور ذمہ داریوں
کی فہرست مرتب کرنا ہا ممکن ہی بات ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ ان کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ ان میں ہر سطح کی
حکومتیں، معماشی اور کاروباری کو دار سانسی اور ترقیاتی حلتوں، مینڈیا اور سول سوسائٹی وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام مقامات
فریقوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہو گئی اور انہیں اس قابل بنانا ہو گا کہ وہ پائیدار ترقی کی جھتوں میں اپنے اپنے فرائض اور
ذمہ داریاں بطریقہ احسان انجام دے سکیں۔

**موسمیاتی تبدیلی کے مسائل پر مختلف وزارتوں کے درمیان اور فاقہ و صوبائی حکومتوں کے درمیان باہمی
روابط و تعاون بہتر بنانے کے لئے حکومت کو کون کون سے اقدامات کرنا چاہئیں؟**

موسمیاتی تبدیلی سے متعلق پالیسیوں اور پروگراموں کی افادیت کا انحصار ایک طرف و فاقہ حکومت کی بڑی وزارتوں
اور مکملوں کے درمیان اور دوسری جانب وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی متعلقہ وزارتوں اور مکملوں کے درمیان
بھروسہ و تعاون اور کوآرڈینیشن پر ہے۔

جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے تو ابلاغ غیر مشاورت، تعاون اور کوآرڈینیشن پیشی بنانے کے بھی طریقے موجود
ہیں۔ بہترین صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وزارت قومی ترقی و منصوبہ بندی، موسمیاتی تبدیلی پر ایک میں الوزاری تکمیلی
تکمیل دے جوانا تمام اقدامات پر غور کرے جہیں تمام تحریک حکومت اور اس کے اداروں کے لئے پیش نظر کھٹا
ضروری قرار دے دیا جائے۔ یہی مختصر امور مثلاً تو انہی، آبی و مسائل موسمیاتی تبدیلی کی شدت میں کمی لانے یا
طرز زندگی اس کے مطالعہ و حالت کے منصوبوں، سخت پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات، آفات کے خطرات سے منٹنے
کے اقدامات وغیرہ پر کام کرنے کے لئے ذیلی تکمیلی بھی قائم کر سکتی ہے۔

امید ہے کہ کلائیٹ بل (2017) میں وضع کئے گئے مختلف اقدامات مثلاً کلامیٹ کوں، کلامیٹ پیشی اتحاری، اور
کلامیٹ پیشی فنڈ کو بھروسہ اور اس میں بھی جامہ پہنایا جائے گا اور ان اداروں کے فرائض اور ذمہ داریوں کے تعین کے
لئے طریقہ ہائے کار میں بھی باہمی روایا اور مل کر کام کرنے کی ضرورت کا پورا خیال رکھا جائے گا۔

اسی طرح کے باقاعدہ اور اداروں کی شکل میں وضع کئے جانے والے اقدامات کے ذریعے وفاقی اور صوبائی
حکومتوں کے درمیان باہمی روابط و تعاون کو بھی پیشی بنایا جاسکتا ہے۔

پائیدار ترقی کے پروگراموں کی تکمیل، ان پر عملدرآمد اور ان کے جائز و تجزیہ کی سرگرمیوں میں بھی شعبہ کی شمولیت
بھی مفید ہے گی۔ بنیں کوں آف پاکستان کی حوصلہ افزائی اور اعانت ہوئی چاہئے کہ وہ ماحول کے مسائل پر بالعموم
اور کیمیٹ چیਜن یعنی موسمیاتی تبدیلی پر بالخصوص بھی اور سرکاری شبکے کے درمیان باہمی روابط و تعاون کے لئے
کام کرے۔ پاکستان میں کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے بھی وفاقی اور صوبائی دنوں سٹھوں پر ہیں
الوزاری روابط و تعاون کے فوائد میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مکر ارشاد

”.... سیاست کو ایک طرف رکھیں اور ہر صوبے اور وزارت کا نقطہ نظر بخٹنے کی پوری کوشش کریں۔ ہر جگہ ایک ہی فارمولہ والی سوچ سے یہاں کام نہیں چلے گا“



حماد نقی خان

چیف ایجنریکٹو آفیسر
ورلڈ وائیڈ فارنچر (ڈبلیوڈبلیوایف)، پاکستان

پاکستان میں ماحول سے متعلق ایس ڈی جیز کے اشاریوں پر کام جاری رکھنے اور ان کی تجھیل یقینی بنانے میں مختلف متعلقہ فریلن کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

اس کا انحصار ان کے کاروباری کوئی نو عیت پر ہے۔ ہم سب کو یہ مانا ہو گا کہ پاکستان میں ایک محنت مند معیشت کا قیام ہے ممکن ہے جب ہمارے ہاں پائیدار پیداوار اور ذمداد اعماق تصرف میں توازن پیدا ہو جائے گا۔ کاروباری شعبوں کو اس معاملے میں بالخصوص اپنے شعبوں سے پیدا ہونے والی آکوڈگی کے حوالے سے خود احتسابی والا طرز عمل اپنانا ہو گا۔ سول سو سائنسی تکنیکوں کو خواہ الناس تک پیدا ہو جام پہنچانا ہو گا کہ ماحول کا تحریک مسرووری ہے۔ پاکیس سازوں کو یہ امر تلقینی بنانا ہو گا کہ انہیں درست ڈینا اور معلومات میسر ہوں تاکہ وہ درست فحصلے کر سکیں۔ شعبہ تدریس کو یہ بات یقینی بنانا ہو گی کہ وہ یہ ڈینا فراہم کرنے کے لئے خاطر خواجہ تھیں اور تجزیہ کریں۔

موسیاقی تبدیلی کے مسائل پر مختلف وزارتوں کے درمیان اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کے درمیان باہمی اخابطہ و تعاون بہتر بنانے کے لئے حکومت کو کون کون سے اقدامات کرنا پاہنسیں؟

سیاست کو ایک طرف رکھیں اور ہر صوبے اور وزارت کا نقطہ نظر بخٹنے کی پوری کوشش کریں۔ ”ہر جگہ ایک ہی فارمولہ والی سوچ سے یہاں کام نہیں چلے گا۔ وزارت موسیاقی تبدیلی اس لائچر عمل کو دس ارب درخت لانے کے منصوبوں میں اپنا چکن ہے اور اسی مثال سے استفادہ کرتے ہوئے مقبل میں ماحول سے متعلق دیگر پروگراموں کا آغاز کرے۔

کیا آپ کی رائے میں پاکستان میں، بالخصوص کلیدی جیشیت کے حامل پالیسی ساز حلقوں میں ماحول کی پائیداری سے متعلق خاطر خواہ آگاہی پائی جاتی ہے؟ اس آگاہی کو مزید بڑھانے اور اس اہم شعبے سے پالیسی سازوں کی وابستگی مضبوط بنانے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

معاشرے کے کئی طبقات میں آگاہی موجود ہے لیکن عام شہری ابھی بھی اپنی زندگی، بحث اور معیشت پر ماحول کے پائیدار نظم و نرم سے مرتب ہونے والے اثرات سے بے خبر ہیں۔ فیصلہ ساز طقوں پر تظریض و رائے ایکیں تو آگاہی موجود ہے لیکن رہنمائی اور منصوبہ بندی کے لئے تکمیلی استعداد محدود ہے۔ آگاہی کو فردوغ دینے سے پہلے ہمیں ماحول اور ماحولیاتی نظام کے بارے میں فائدہ کی تھیں تو فروغ دینا ہو گا تاکہ معلومات اور حوالے کے لئے ایک مصدقہ ”ڈیٹا پینک“ موجود ہو۔

کیا آپ کی رائے میں، ماحول سے متعلق اقدامات کو پاکستان کے مجموعی پالیسی فریم ورک اور سرکاری اخبارات میں ترجیحی جیشیت حامل ہے؟ اس سلسلے میں قانون یا انتظامی شعبوں میں کن تبدیلیوں یا اقدامات کی ضرورت ہے؟

جی ہاں، ماحول کی بہتری کے لئے واضح اور مثبت اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ وزارت موسیاقی تبدیلی کو 2020/2019 کے بحث میں معقول رقم ملی ہے اور واضح مقاصد پر مبنی ایچے پر جیکٹس بھی موجود ہیں۔ اصل سوال عملدرآمد کا ہے کیونکہ انحصار ہو میں ترمیم کے بعد یہ شعبہ شعبوں کو منتقل ہو چکا ہے اور صوبوں کو ساختے کر چلنا ہمیشہ ایک چلنج رہا ہے۔

جہاں تک ماحول کا تعلق ہے تو کرونا و اس کی وجہ سے کی مثبت اثرات مرتب ہوئے اور فقاراء اور سمندر پہلے سے صاف ہو گئے ہیں۔ وہاں کے تناظر میں ماحول کی پائیداری کا مستقبل کیسادھائی دیتا ہے؟

”کم کار، نو اس طرز زندگی کو آگے بڑھانے کے شاندار موقع موجود ہیں البتہ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ زیادہ کار، نو اسی معیشت کے وابستہ آنے کا خطرہ اپنی جگہ موجود ہے۔“ ہمیں اہل کر حکومت کو اس بات پر تائیں کرنا ہو گا کہ وہ معیشت کو واپس لانے کے لئے ماحول کے بارے میں جارحانہ نہیں بلکہ ہمدردانہ سوچ اپنائے۔

مکر ارشاد

”... وزارت موسمیاتی تدبیلی میں پالیسی ڈائیگ کے لئے ایک پلیٹ فارم ہونا چاہئے جو مقامی حکومت، کیوٹی سٹھنی تھنخیوں، بول و سائی، بھی شبے کے متعلق فریقوں اور موسمیاتی تدبیلی کی سائنس کے ماہرین کو یکجا کرے“



شاہدِ کمال

**مشیر
کیشن آن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی فارسٹین ایبل ڈیپمنٹ ان دی ساٹھ (کامسیٹس)**

اس سلسلے میں جن اقدامات کی ضرورت ہے ان میں مختلف سطح کی حکومتوں کے درمیان باتی روایط بعاء و اور اتفاق رائے پر تبین یا سی پالیسیاں، قومی، صوبائی اور مقامی سطح پر ماحولیات کے شبے کو آپس میں ختم کرنا ترقیٰ حکمت علیوں کو ترقیٰ ایجاد کرنا، 2030ء سے ہم آہنگ بنانا اور گرین انکافی یا سربراہ معیشت کی افزائش کے لئے مالی وسائل کی فراہمی یقینی بنا مانشامل ہیں۔

ایسے قاعد و ضوابط نافذ کرنے کی ضرورت ہے جو نہ صرف ماحول و دولت فریقوں کی حوصلہ افزائی کریں، اداروں کی استعداد بہتر بنائیں، اور انسانی وسائل کی صلاحیتیں بڑھائیں بلکہ ماحول کی پائیداری بہتر بنانے کے لئے بگرانی اور روپورنگ کے نظاموں کو بھی محظوظ کریں۔

مقامی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ایک طرف ماحول کے خطرات سے نجٹے میں اپنانا گزیر کردار ادا کریں تو دوسرا جانب قومی سطح کی پالیسیوں کو مقامی سطح عملی جامد پہنچائیں۔

لوگوں اور ماحول کے درمیان قریبی تعلق استوار کرنا بھی ضروری ہے جس کے لئے شہریوں اور متعلق فریقوں بالخصوص مقامی کیوٹیوں کو فعال بنانا ہو گا اور ان کے اندر پائیداری متعلق اقدامات کے باہم میں احاس ملکیت و ذمہ داری پیدا کرنا ہو گا۔ کیوٹی سطح پر کام کرنے والی تھنخیں بھی خاطرخواہ کردار ادا کر سکتی ہیں۔ کیوٹی سطح پر کام کرنے والوں کے ساتھ اخڑاک عمل اختیار کر کے سودمند نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

جبکہ تک ماحول کا تعلق ہے تو کرونا وائرس کی وجہ سے کمی مثبت اثرات مرتب ہوئے اور فضاء اور سمندر پہلے سے صاف ہو گئے ہیں۔ وہاں کے تناظر میں ماحول کی پائیداری کا مستقبل کیسا دھکائی دیتا ہے؟

کرونا وائرس کے نتیجے میں ماحولیاتی نقطہ نظر اب پہلے سے زیادہ تو جاگہور بن گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فضائی امعیار برقرار رکھیا ہے، صفائی، فاٹومواد سے منٹھنے کے اقدامات اور پائیدار زندگی کو ایمیٹ مل رہی ہے، کام اور زندگی کے درمیان تو ازن دیکھنے میں آہما ہے اور فرط کوپنیریائی مل رہی ہے۔ کرونا وائرس کے اس دور میں دور بیٹھ کر کام کرنے یا ریموٹ ورکنگ کے رہنمائی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس نے گرین باؤس گیوں کے اخراج کو ڈرامائی حد تک کم کر دیا ہے۔

”سربراہ بحالی“ یا ”گرین ریکورڈی“ کی ایمیٹ کے ساتھ ساتھ موسمیاتی اقدامات اور پائیدار ترقیٰ کو کرونا وائرس سے معافی بحالی کی سرگرمیوں میں ختم کرنے کی ضرورت تو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کرونا وائرس کا بھرمان ایک پائیدار

کیا آپ کی رائے میں پاکستان میں، بالخصوص کلیدی جیشیت کے حامل پالیسی ساز حقوقوں میں ماحول کی پائیداری سے متعلق خاطرخواہ آگاہی پائی جاتی ہے؟ اس آگاہی کو مزید بڑھانے اور اس اہم شبے سے پالیسی سازوں کی وابستگی مضبوط بنانے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

پالیسی ساز حقوقوں میں ماحول کی پائیداری کی ایمیٹ پر آگاہی بڑھ رہی ہے۔ تاہم، آپ وہا اور آفات سے جو ہے خطرات کے پاتھوں جس بیجانے پر میں مشکلات اور تعلق ریشیں میں ان کے پیش ظرمقابلے کی بھرپور صلاحیت بہت ضروری ہے۔

پاکستان چونکہ ان سفرہست ممالک میں شامل ہے جنہیں موسمیاتی تدبیلی کے پاتھوں سے سب سے زیادہ خطرات دریشیں ہیں، اس لئے ماحول کی پائیداری پر آگاہی مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو اپنے طور پر ماحولیاتی مشکلات سے منٹھنے کی صلاحیت اور پائیدار ترقی کے معاملے میں نہ صرف پہنچنے یا اس عزم کا مظاہرہ کرنا ہو گا بلکہ تمام متعلق فریقوں کو بھی بھرپور انداز میں ساتھ لے کر چلانا ہو گا۔

پارلیمنٹ چاہے وفاقی ہو یا صوبائی، دونوں سطحوں پر سیاسی جماعتیں اور موسمیاتی تدبیلی پر پارلیمنٹ کی کلیئی کو ماحول کے بھرپور تھنخی کے لئے قوین بنانا ہوں گے۔ علاوہ ازاں، ابلاغی اور علمی پالیسی بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میدیا، ماحول سے متعلق امور و مسائل پر عوامی آگاہی بڑھانے کے لئے ریڈیو، ٹی وی اور سوشل میڈیا کے ذریعے سادہ اور معنیبر معلومات لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔

مقامی حکام، کارپوریٹ شعبے، بول و سائی تھنخیوں تعینی اداروں اور گھرانوں کی شمولیت ماحول سے متعلق ذمہ داری اور پائیدار ترقی پر کامیاب ایڈوکیٹی اور آگاہی بڑھانے کے لئے ناگزیر ہے۔

کیا آپ کی رائے میں، ماحول سے متعلق اقدامات کو پاکستان کے مجموعی پالیسی فریم ورک اور سرکاری اخراجات میں ترجیحی جیشیت حاصل ہے؟ اس سلسلے میں قانون یا انتظامی شعبوں میں کن تبدیلیوں یا اقدامات کی ضرورت ہے؟

ماحول سے متعلق اقدامات کی ایمیٹ کا دراک بڑھ رہا ہے۔ اس کا اندازہ ”صاف، سربراہ انجکس“ اور شرکاری کی بھرپور سرگرمیوں سے نکلنی کا یا جاسکتا ہے۔ ماحول سے متعلق اقدامات کو ان سرگرمیوں کا حصہ بنانے کے لئے متعلق فریقوں کی وسیع شمولیت پر کام کرنا ہو گا۔

معاشرے کی جانب اقلابی تبدیلی کی نویں نکتہ ہے۔

داری ہے۔ باہم بوط اقدامات تینی بنانے کے لئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان بھرپور مشارکت اور باہمی تعاون ضروری ہوگا۔

تمام ایس ڈی جیز کا ایک مقامی پہلو بھی ہے جو ان کے حصول میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا مقامی حکومتوں اور ان سے جڑے اداروں کو متحکم بنانا ہو گا تاکہ وہ عملدرآمد کی سرگرمیوں کا حصہ بن سکیں اور مقامی کیوں نہیں کو عالمی مقاصد کے ساتھ جوڑ سکیں۔ نتیجے اسی طرف بڑھنے والی اس موقع سے خدمات کی فراہمی میں معاونت کے لئے کمیٹی صحیح تکمیلوں کو فعال بنانے میں مدد ملے گی۔

سول سو سائنسی اور جنگی شعبے کو ساتھ ملانے کے علاوہ، علمی اور تحقیقی سطح پر پہلے سے موجود اور سرگرم غیر ساری تکمیلوں کی شمولیت بھی ایس ڈی جیز کے حصول میں مدد و معاونت ثابت ہوگی۔

موسیاقی تبدیلی کے مسائل پر مختلف وزارتوں کے درمیان اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان باہمی رابطہ و تعاون بہتر بنانے کے لئے حکومت کو کون کون سے اقدامات کرنا پائیں؟

2010 میں ہونے والی اٹھارہوں آئندی ترمیم کے تحت ”ماحوالیاتی آلوگی اور ماحوالیاتی نظام“ سے متعلق ذمہ داریاں صوبوں کے پرکردی گئیں۔ قومی موسیاقی تبدیلی پالیسی (این سی پی) کی منظوری 2012 میں دی گئی۔ مارچ 2017 میں پارلیمنٹ نے موسیاقی تبدیلی ایکٹ کی منظوری دی جس کے ساتھ ہی کلامیت پیش اخراجی، کلامیت، پیش نوٹ اور کائنٹ پیش فذ کا قائم عمل میں آگئی۔

وفاقی وزارت موسیاقی تبدیلی (ایم اوی اسی) قومی سطح پر ماحوالیات اور موسیاقی تبدیلی سے متعلق میں الاقوامی معابردار اور سمجھتوں پر عملدرآمد اور میں الاقوامی ذمہ داریوں کی بجا آوری سے متعلق سرگرمیوں کا مرکز و محرور ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے میئٹنگ میں پایا جانے والا فرق ان سرگرمیوں کو موثب بنا نے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ یونکہ شعبہ جاتی پالیسیوں کے لئے ایک باہم بوط اور یکساں لا نچہ عمل بہت ضروری ہے۔

وزارت موسیاقی تبدیلی کی قیادت میں وفاقی سطح پر بنیں الوارثی و رنک گروپ بنا نے کی ضرورت ہے جس میں ماحوال سے متعلق وزارتوں اور تمام متعلقہ صوبائی سمجھتوں کے سربراہان شامل ہوں جو ایک جگہ بیٹھ کر موسیاقی تبدیلی کی قومی پالیسی پر عملدرآمد کے پروگرام اور منصوبے وضع کریں۔

وفاقی اور صوبائی سطح پر باہمی رابطہ و تعاون بہتر بنانے کے لئے بعض مخصوص امور مثلاً موسیاقی تبدیلی سے متعلق میں الاقوامی وعدوں (خاص طور پر بیرونی ایگریمنٹ) موسیاقی تبدیلی سے روپیش خرداں، اس کی شدت کم کرنے اور طرز زندگی اس کے مطابق ڈھانے موسیاقی تبدیلی کی سانس اور پالیسی سے متعلق امور کے لئے الگ الگ و رنگ گروپ ہونے پائیں۔ یہ گروپ باہمی روابط اور تعاون کی اہموار کر کریں گے اور اشتراک عمل اور کو آزاد رہنیشناختی بنائیں گے۔

وفاقی سطح پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں موسیاقی تبدیلی پر قائم کمیٹیاں بنادی گئی ہیں۔ وزارت موسیاقی تبدیلی کی جانب سے باقاعدہ گئی کے ساتھ یونگ کامیٹی کا ہتھاں کرتے ہوئے ارکان پارلیمنٹ سے رابطہ و سانسی کا ایک فرم قائم کرنے سے پارلیمنٹ بھی ان سرگرمیوں کا حصہ بننے گی اور اکان پارلیمنٹ میں احسان ملکیت پیدا ہوگا۔

وزارت موسیاقی تبدیلی میں پالیسی ڈائیگر کے لئے ایک پیٹ فارم ہونا چاہئے جو مقامی حکومت کیمیٹی سطح تکمیلوں، بول سو سائنسی، جنگی شعبے کے متعلق فریقوں اور موسیاقی تبدیلی کی سانس کے ماہرین کو بیکار کرے جس سے سرمایہ کی دستیابی کے مسائل، عملدرآمد کے نظاموں اور پالیسی سازی جیسے کچی طرح کے امور پر مختلف نظر ماراصل کرنے میں مدد ملے گی۔

ہر ٹو موں سے پیدا ہونے والی بیماریوں ہمہ میا تی تبدیلی، ارشی کے استعمال میں تبدیلی اور پائیدا یونگ ریٹی کے ضمیع کے رحمات میں تبدیلیوں کو کی مختلف اسباب سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لہذا، اب اس امر پر غور و خوض میں زیادہ دلچسپی لی جائے گی کہ وابی امر افس کے ظرفاً اور موسیاقی تبدیلی کے اثرات آپس میں کس طرح ہوئے ہیں۔ اس سے مززندگی موسیاقی تبدیلی کے مطابق ڈھانے اور اس کی ثابت میں کمی لانے کے اقدامات کے ذریعے موسیاقی مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت بہتر بنانے کی راہ ہوا ہوگی۔

فضائی آلوگی کی میں یعنی یہاں پر ایجادیں اور قلبی ایجادیں کے بعد ایسے طریقہ نکلنے پر زیادہ توجہ دینا ہو گی جیسیں اپنا کرفضاً آلوگی کو اس قدر بندر سطح تک پہنچنے سے روکا جاسکے جہاں یہ انسانی سخت اور بہتری کے لئے خطرہ بننے لگے۔

ہمیں موسیاقی مشکلات سے منہنے کی صلاحیت ڈھانے کے لئے ماحوالیاتی نظاموں کے تحفظ اور جیاتی قطعات اتنی یا بائیو شیئر زقائم کرنے جیسے بچت و تحفظ کے بہتر اقدامات کا بازارہ لینا ہوگا۔

ایک اور عامل، ہنگامی حالات کے جواب میں قومی سطح کے حکومتی اقدامات کی ضرورت ہو گی۔ اس سلسلے میں آفات کے بوقایی اقدامات کو متحکم بنانا ہو گا تاکہ آپس میں مستقبل کے بھارنوں سے منہنے کے قابل بنا جاسکے۔

شہروں میں ماحوالیات کے عمدہ اقدامات ضروری ہوں گے کیونکہ بادے سے متاثر ہونے والے افراد کی اکثریت شہروں کے بایسوں پر مشتمل ہے اور وہ بائیں گنجان آباد علاقوں میں زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ صفائی تحریکی سے عاری اور لوگوں سے کچھ کچھ بھری آبادیاں ماحوال کے لئے یعنی مشکلات اور چیخنے پیدا کرتی ہیں۔

وہاں نے ماحوال کی پائیداری کی اہمیت کو مزید بڑھادیا ہے کیونکہ اب یہ اداک پہلے سے زیادہ ہے کہ مشتمل کی دنیا کو پہلے کی نسبت زیادہ پائیدار اور مشکلات کے مقابلے کے لئے تیار بنا پڑو رہی ہے۔

پاکستان میں ماحوال سے متعلق ایس ڈی جیز کے اشاریوں پر کام جاری رکھنے اور ان کی تعمیل تینی بنانے میں مختلف متعلقہ فریقے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

ماحوال کی پائیداری، اقامت مقدمہ کے وضع کرنے کے پائیداری کے عالمی مقاصد (ایس ڈی جیز) کا ایک بنیادی موضوع ہے۔ اقامت مقدمہ کے ترقیاتی ایجمنٹ، 2030 میں موسیاقی تبدیلی کو ہمارے دور کے عظیم ترین چیزوں میں سے ایک، قدر ایسا گھیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے منفی اثرات پائیداری کے حصول کے لئے مالک کی استعداد و نقصان پہنچاتے ہیں۔

ترقبہ پذیر ممالک اپنے موجودہ سماجی، اقتصادی اور قدرتی نظاموں کو ٹیکش آنے والے مکمل بھارنوں سے بری طرح متاثر ہوں گے۔ موسیاقی تبدیلی اور پائیداری کو باہم بوط اور آپس میں جڑے انداز میں آگے ڈھانے ای وہ مژہ متعلقہ اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔

ایس ڈی جیز اور ان کے ابداف کی پیچیدگی اور ان پر باہمی تعلق بھی ایک چیخنے ہے جس پر قابو پانے کے لئے گونزے کے متعلقہ اور پالیسی کے متعلق اس کے مکمل معلومات پر مبنی فصلہ سازی کے لئے تماطم طبقات کی وسیع تر شمولیت ضروری ہوگی۔

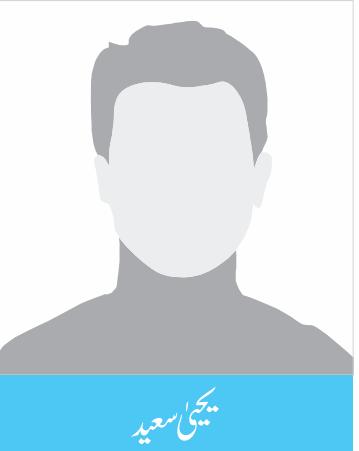
وفاقی سطح پر سرکاری وغیر سرکاری متعلقہ فریقوں کی شمولیت تینی بنانا۔ باہم بوط پالیسی فریم و رکس وضع کرنا، پائیداری ترقی سے متعلق پالیسیوں پر مل کر کام کرنے کے لئے باقاعدہ نظام اور ڈھانے تکمیل دینا اور ایس ڈی جی ای ابداف پر عملدرآمد کی جانچ پر کھاری بیشافت کا اندازہ لانا کے لئے بڑا اور پورنگ کے نظام وضع کرنا پالیسی کی میش کی ذمہ

نوجوانوں کی آواز

ماخول کو پائیدار بنانے کی دشمنوں کو مرید تیر کرنے کے لئے کون سے جدت آمیز طریقے اپنائے جاسکتے ہیں؟

جب بھی کوئی شہری ماخول میں بہتری لانے والا کوئی کام کرے، ایک موبائل اپلیکیشن کے ذریعے برادرست بنا دا پر اس کی ٹریننگ کی جائے۔ مثال کے طور پر جب بھی کوئی پودا لکھا جائے، اس ایپ پر اپ ڈائیٹ آجائے۔ اس طرح کی مختلف سرگرمیوں کی فہرست اس ایپ پر فراہم کی جائے تاکہ لوگوں کو نئے طریقے یا آئندہ پازیلیں کرو، کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

”

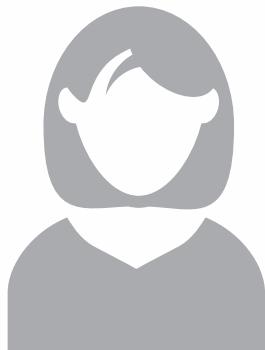


تارک سعید

اگر ہم واقعی ماخول کی پائیداری پر کوئی سرمایکاری کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے تمام طرز زندگی میں تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ مثال کے طور پر وکیپیڈیا کی اس بات کی تینی بنا کتے ہیں کہ دھوٹی کے ذات ہو ایں معنی نہیں رہیں گے۔ ایک پرے یا غیر ایک اس بات کے ذریعے ہو ایں ایروموں کی مقدار محدود ہو جائے گی۔ ٹرانسپورٹ کے لئے اگرحت بخش طریقے اختیار کر لئے جائیں، مثلاً کم از کم قریب گھوٹکے جانے کے لئے سائیکل اسٹیمبل کیا جائے تو بھی ہو ایں آکوڈی کم ہو جائے گی اور اس طرح کی لاتitudinal ایکسٹریں جیسیں اپنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح کی چھوٹی چھوٹی سرمایکاری ہمارے لئے بڑے فائدہ مل سکتی ہے۔

”

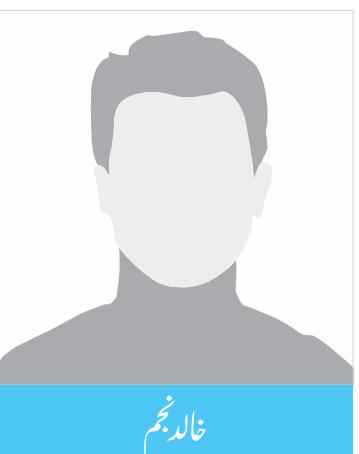
”



بنت الشہاب

”سموگ فری پر اچیکٹ“ کی طرز پر اس معاملے میں بھی کچھ کیا جائے۔ اس پر اچیکٹ کے ذریعے آکر ہواؤ پوس لیا جاتا ہے، اس کی مکمل صفائی کی جاتی ہے اور پھر سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پہلے چھوٹے پیہا نے پر اس کی ٹیننگ کی جاسکتی ہے اور کامیاب ہونے پر اسے دلچسپی کیا جاسکتا ہے۔

”



خالد نجم

”

بائیڈی گریٹل پلاک، جو وقت کے ساتھ ماحول کا حصہ بن جاتا ہے۔ یعنی اس کی ری سائیکلنگ ہو سکتی ہے، کے استعمال پر تو جہ مروز کرنا ہوگی۔ اس سے پلاسک کے کئی ٹن پھرے میں کمی آجائے گی اور آلودگی کم ہوگی۔

“

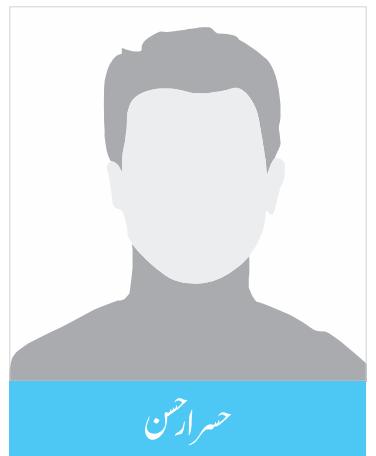


عائمه عزیز

”

ہمیں نامیاتی باغبانی (Organic Gardening) طرز کی کسی چیز پر توجہ مروز کرنی چاہئے۔ یہ ایسا کام ہے جو آپ واقعی اپنے گھر کے اندر بھی کر سکتے ہیں۔ اس سے زمین صاف ہو جائے گی اور بخادوں کا استعمال محدود ہو جائے گے کا جن کی وجہ سے ہمارے ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے اور جو ہماری فصلوں اور کاشت کاری میں بہت زیادہ استعمال کی جا رہی ہے۔

“



حسرار حسن

”

ہمیں سمندروں کی صفائی پر توجہ دینا ہوگی۔ سی بین (Seabin) اس معاملے میں ایک دچپ پر اجیکٹ ہے۔ ہم لوگ بھی اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے باں اس طرح کا کوئی پر اجیکٹ شروع کر سکتے ہیں۔

“



شایenne نبی

ڈوپلیمنٹ ایڈووکیٹ
پاکستان